COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

نیا مکتبہ اقرأ

عنبر ناگ، ماریا اور کیپٹن خلا میں

خطرناک خلائی کمرہ

اے۔ حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

قیمت : ۷/۵۰ روپے

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں
بار اوّل : ۱۹۸۵
ناشر: نیا مکتبہ اقرا، ۱۴-بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور
طابع: تاجدین پرنٹرز آبکاری روڈ، لاہور

عنبر ناگ ماریا کے دوستو!

عنبر ناگ ماریا اور کیٹی کے خلائی سفر کی ایک سو چوتھی قسط آپ کے سامنے ہے۔ آپ سب دوستوں کے پیارے پیارے خط مجھے برابر مل رہے ہیں اور میرا حوصلہ بڑھا رہے ہیں۔ مجھے بڑی خوشی اور فخر ہے کہ اس زمانے میں جبکہ مارکیٹ میں اخلاق سے گرے ہوئے ناول بچوں کے لیے لکھے جا رہے ہیں میں آپ کے لیے عنبر ناگ ماریا کے خلائی سفر کی ایک ایسی کہانی لکھ رہا ہوں جس سے آپ تفریح کے ساتھ ساتھ اخلاقی سبق اور سائنس کی معلومات بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہی میری زندگی کا مقصد ہے کہ بچے میری کتابوں سے اچھی اچھی باتیں سیکھیں۔ ایسی معلومات حاصل کریں جو ان کے ذہن اور جنرل نالج کو وسیع کرے اور آگے کالج میں اور پھر زندگی میں ان کے کام آئیں۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لونگا۔ عنبر ناگ ماریا اور کیٹی آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔

آپ کا دوست
اے۔ حمید

این ۔ ۴۵۴ ۔ راہ چمن
سمن آباد لاہور۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ویران چاند

عنبر بچھو اسے تکتا رہا۔
شکالی کے باپ اچھال نے کہا:
"تم کو یہ انگوٹھی کہاں سے ملی؟ یہ میری بیٹی شکالی کی انگوٹھی ہے جس کو ایک خلائی مخلوق اغوا کر کے لے گئی تھی کیا تم کسی دوسرے سیارے کی مخلوق ہو؟"
شکالی کے نام سے عنبر کے ذہن میں حرکت سی پیدا ہوئی اس کی یادداشت نے کام کرنا شروع کر دیا۔ پہلے اسے کسی کے منہ سے نکلے ہوئے لفظ سمجھ میں نہیں آتے تھے۔ اب وہ کچھ کچھ سمجھنے لگا تھا۔ جب شکالی کے باپ نے تیسری بار پوچھا:
"کیا تم میری بیٹی شکالی کو ملے ہو؟"
عنبر بچھو کو یہ سارا جملہ سمجھ میں آ گیا تھا۔ اس لئے اپنا بچھو ایسا سر آہستہ سے ہلا دیا کہ ہاں سمجھ میں آ رہا ہے۔
اس کے پاس ہی ناگ بھی شیشے کے سیاہ عقاب کی شکل

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب

○ ویران چاند
○ خفیہ قبر
○ اڑتا لبادہ
○ ایٹم بموں کی تلاش
○ خطرناک خلائی کمرہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں پتھر بنا بیٹھا تھا۔ دالانگ یعنی اچھال کے مشیر نے شیشے
کے عقاب کو دیکھ کر کہا:

"اچھال! میں نے سنا تھا کہ خونخوار قبیلے کے چیف
ناھتن نے اپنے تاج میں شیشے کا ایک سیاہ عقاب
لگا رکھا ہے۔ یہ بچھو اس کا عقاب کہاں سے
لے آیا؟"

شکالی کا باپ اچھال بھی سیاہ عقاب کو غور سے دیکھنے
لگا۔ پھر بولا:

"اے بچھو کی شکل کی مخلوق! تم کسی طرح مجھ سے
بات کر سکتے ہو تو کرو۔ میں تمہارے اشارے بھی
سمجھ لوں گا۔ میں خود خلائی مخلوق ہوں۔ بولو میری
بیٹی کہاں ہے؟"

ناگ بھی سمجھ گیا تھا کہ یہ آدمی ہی شکالی کا باپ ہے
اور وہ خوش ہوا کہ شکالی کا باپ ابھی زندہ ہے۔ یہی خوشی
اب عنبر کو بھی ہو رہی تھی۔ مگر وہ بچھو کی شکل میں بےبس
اور جکڑا ہوا سا تھا۔ وہ نہ تو بول سکتا تھا۔ نہ لکھ کر
اپنا مطلب بیان کر سکتا تھا۔ اب اسے ناگ کی خوشبو
بھی بڑی تیز آنے لگی تھی۔ اسے کچھ کچھ یہ بھی سمجھ آ
رہا تھا کہ ہو سکتا ہے یہ سیاہ شیشے کا عقاب اصل میں

ناگ ہی ہو۔ شکالی کا باپ اچھال بڑے غور سے عنبر
بچھو کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جب عنبر بچھو نے کوئی جواب
نہ دیا تو وہ بچھو کی طرف آگے بڑھا۔ اس کے مشیر
دالانگ نے اسے بچھو کے قریب جانے سے منع کیا۔ مگر اچھال
بولا: "مجھے بچھو کی آنکھوں میں ہمدردی نظر آ رہی ہے۔"

شکالی کا باپ عنبر بچھو کے پاس آ گیا۔ عنبر نے اس
پر حملہ نہ کیا۔ ناگ بھی عقاب کی آنکھوں سے یہ منظر دیکھ
رہا تھا۔ اچھال نے بچھو کے ہاتھ کو آہستہ سے تھام لیا
اور کہا:

"میں جانتا ہوں تم بچھو نہیں ہو اور مجھے یہ بھی
معلوم ہے کہ تم میری بیٹی کو مل چکے ہو۔ تم
فکر نہ کرو۔ میں تمہیں واپس انسانی شکل میں لانے
کی کوشش کروں گا۔ کیا تم میرے ساتھ آؤ گے؟"

شکالی کا باپ پہاڑ کی چوٹی والے سوراخ میں سے
نیچے اتر گیا۔ اس کے ساتھ اس کا مشیر ڈالانگ بھی تھا۔
اس کے پیچھے پیچھے عنبر بچھو بھی نیچے رینگنے لگا۔ ناگ عقاب
کی شکل میں ابھی تک پہاڑ کی چوٹی پر ہی تھا۔ وہ حیران
تھا کہ عنبر بچھو اسے ساتھ لے جانا کیوں بھول گیا ہے۔ وہ
اکیلا تو اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکتا تھا۔ وہ یہ سوچ ہی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہا تھا کہ اسے پھڑپھڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور پھر کسی نے جھپٹا مار کر اسے اُچک لیا۔

ناگ بوکھلا سا گیا کہ یہ اسے کس نے اوپر اٹھا لیا ہے۔ اس کی آنکھوں پر کالا کپڑا پڑا تھا اور وہ کچھ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ کسی نے اسے کالے تھیلے میں ڈال لیا تھا۔ اسے اتنا احساس تھا کہ وہ ہوا میں اڑا جا رہا ہے۔

دوسری طرف جب عنبر بچھو نیچے پہنچا تو اچانک ناگ کا خیال آیا۔ وہ تیزی سے رینگتا اوپر پہاڑ پر پہنچا، مگر وہاں ناگ کہیں نہیں تھا۔ ناگ کی خوشبو بھی غائب تھی۔ عنبر بچھو خاموشی سے نیچے اُتر گیا۔

ثشکالی کا باپ اچھال عنبر بچھو کو اپنے ساتھ لے کر غار کے اندر ایک کمرے میں لے آیا جو گول تھا اور جس کے درمیان ایک دو بڑے بڑے مرتبان رکھے تھے۔ ثشکالی کے باپ اچھال نے ایک مرتبان میں لوہے کا چمٹا ڈال کر جب باہر نکالا تو اس کے ساتھ نیلے رنگ کا چھوٹا سا بچھو چمٹا ہوا تھا جس کے جسم میں سے نیلے رنگ کی کرنیں نکل رہی تھیں۔

اچھال نے عنبر بچھو سے کہا:

"میرے دوست! یہ بچھو تمہارا علاج ہے۔ مجھے

یقین ہے کہ اس کے ڈسنے سے تم اپنی اصلی حالت میں آ جاؤ گے۔"

یہ کہہ کر اچھال نے عنبر پر بچھو پھینک دیا۔ نیلے بچھو نے اسی وقت عنبر بچھو کو ڈنگ مار دیا۔ ڈنک مارتے ہی نیلا بچھو تو بھاپ بن کر اُڑ گیا۔ عنبر بچھو کے جسم کے سارے کالے نوکیلے بال جھڑ گئے۔ پھر اس کی دُم دو انسانی ٹانگوں میں تبدیل ہو گئی۔ پھر اس کے آگے کو مڑے ہوئے دونوں بازو سیدھے ہو گئے اور اس کا سر انسانی شکل اختیار کرنے لگا۔

اچھال اور ڈالانگ حیرت سے عنبر بچھو کو دیکھ رہے تھے۔ ان کی آنکھوں کے سامنے عنبر بچھو کے روپ سے نکل کر اپنی اصلی انسانی شکل میں آ گیا۔ انسانی شکل میں آتے ہی عنبر کی یادداشت بھی واپس آ گئی۔ ثشکالی کے باپ نے عنبر سے پوچھا:

"میرے دوست! تم کون ہو اور تمہاری انگلی میں جو انگوٹھی ہے یہ میری بیٹی نے تمہیں کب دی تھی؟"

عنبر نے کہا:

"آپ کی بیٹی کو خلائی مخلوق اغوا کر کے ہماری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زمین پر لے گئی تھی۔ ہم نے اسے وہاں سے اپنے ساتھ لیا اور آپ کے سیارے پر آ گئے۔ یہاں خلائی قبیلے کے حملے کی وجہ سے ہر طرف تباہی مچی تھی۔ اب میں نے بچھو کے روپ میں آتے ہی خلائی آدم خور قبیلے کو تقریباً ختم کر دیا ہے۔"

اچھال نے سوال کیا کہ اس کی بیٹی شکالی اب کہاں ہے؟ عنبر نے اسے بتایا کہ وہ شہر کی دوسری لڑکیوں کے ساتھ اپنے دادا کے زیر زمین مقبرے میں پناہ لیے ہوئے ہے۔ اچھال نے عنبر کو سینے سے لگا لیا۔

"میرے بچے! تم نے میری بیٹی کی جان بچا کر مجھ پر بڑا احسان کیا ہے۔"

مشیر ڈالانگ عنبر کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ اگر اس وقت عنبر ڈالانگ کی طرف دیکھتا تو اسے اس کی آنکھوں میں ایک گہری سوچ اور سازش نظر آتی۔ مگر وہ شکالی کے باپ سے باتیں کر رہا تھا۔ عنبر نے اپنے دوست ناگ کے بارے میں تشویش ظاہر کی کہ وہ نہ جانے پہاڑ کی چوٹی سے کہاں غائب ہو گیا ہے۔

اچھال نے عنبر اور ڈالانگ کو ساتھ لیا۔ بلبلے والی آبدوز کشتی میں سوار ہوئے اور جھیل کے دوسرے کنارے پر آ گئے۔ اب انہیں خونی قبیلے کے لوگوں کا ڈر نہیں تھا کیوں کہ عنبر نے انہیں یقین دلایا تھا کہ یہ دشمن ختم ہو چکا ہے۔ جب یہ لوگ زیر زمین مقبرے میں آئے تو شکالی اپنے باپ سے لپٹ گئی۔ دونوں کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے۔ ڈالانگ نے بھی شکالی کے سر پر ہاتھ پھیر کر پیار کیا مگر اس کے چہرے پر اب بھی گہری سوچ تھی۔ اچھال نے اپنے شہر کی ساری لڑکیوں کو تسلی دی کہ اب وہ آزاد ہیں اور آزادی سے اپنے گھروں میں رہ سکتی ہیں۔

اگرچہ ان لڑکیوں کے ماں باپ اور بوڑھے رشتے دار مر چکے تھے مگر اس سیارے پر موت کا اتنا غم نہیں منایا جاتا تھا۔ شکالی کا باپ اپنے شاہی محل میں آ گیا۔ لڑکیوں کو شہر میں ان کے گھروں میں پہنچا دیا گیا۔ دشمن خلائی قبیلے کے قلعے پر قبضہ کر لیا گیا۔ ایک بھی خلائی قبیلے کا آدمی یا سپاہی کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

عنبر نے جب کیٹ اور شکالی کو اپنے بچھو بن جانے کا واقعہ سنایا تو وہ دنگ رہ گئیں۔ عنبر نے کیٹ کو ناگ کے بارے میں بھی بتایا کہ وہ شیشے کے عقاب کی شکل میں تھا اور پہاڑی پر سے کوئی اسے اٹھا کر لے گیا ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی پریشان ہو گئی۔

"عنبر بھیا! ہمیں ماریا کی بھی ابھی تک کچھ خبر نہیں مل سکی۔ نہ جانے وہ کہاں اور کس حال میں ہو گی۔"

عنبر اور کیٹی اچھال کے شاہی محل کے ایک کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ شکالی اپنے باپ کے پاس چلی گئی تھی۔

وہ دیر تک ناگ اور ماریا کے بارے میں باتیں کرتے رہے۔ اس وقت انہیں سب سے زیادہ فکر ناگ کی تھی۔

کیٹی نے کہا:

"ہمیں ایک بار پھر اسی پہاڑ کی چوٹی پر جا کر پتہ کرنا چاہیے ہو سکتا ہے ناگ وہاں آگیا ہو۔"

عنبر کہنے لگا:

"اگر اسے واپس آنا ہوتا تو وہ جاتا ہی کیوں؟ مجھے یقین ہے کہ ابھی اس سیارے پر دشمن مخلوق کے کچھ آدمی زندہ ہیں اور انہوں نے ہی ناگ کو اغوا کیا ہے۔"

کیٹی کے پاس سوائے اس کے کوئی جواب نہیں تھا کہ اگر دشمن یہاں پر موجود ہے تو ہمیں اس کا مقابلہ کرنا ہو گا۔

شکالی کے باپ اچھال نے سیارے کی حکومت سنبھال لی۔ اس کے کچھ دوسرے سپاہی بھی جو چھپ گئے تھے واپس آ گئے۔ شہر کا سارا نظام پھر سے چلنے لگا۔ کیٹی اور عنبر ہر روز ناگ کی تلاش میں جنگل میں کبھی جھیل کنارے اور کبھی پہاڑیوں پر جاتے مگر انہیں ناگ کا کوئی کھوج نہ مل سکا۔

ایک روز اچھال کے مشیر ڈالانگ نے عنبر کو بلایا اور بڑی راز داری سے کہا:

"عنبر بھائی۔ میں جانتا ہوں کہ تم اپنے دوست ناگ کے لیے کتنے پریشان ہو مجھے بھی اس کی بڑی فکر رہتی ہے۔ اب مجھے خیال آیا ہے کہ ہو سکتا ہے ناگ کو خلائی ڈاکو ہمارے چاند پر لے گئے ہوں۔"

عنبر نے دیکھا تھا کہ اس سیارے سینا مقتون کا ایک چاند بھی ہے جو سیارے سے تھوڑی دور خلا میں موجود تھا۔ یہ زیادہ بڑا چاند نہیں تھا۔

عنبر بولا: "مگر ڈالانگ میں نے سنا ہے کہ یہ چاند ویران ہے۔ وہاں کوئی آبادی نہیں ہے۔ پھر یہ خلائی ڈاکو کہاں سے آ گئے؟"

ڈالانگ نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اصل بات یہ ہے کہ ہمارے بادشاہ اچھال کو ان باتوں کا علم نہیں ہے۔ ہمارے چاند پر ایک مخلوق آباد ہے جس کو ہمارے دادا پڑدادا خلائی ڈاکو کہا کرتے تھے۔ یہ لوگ ہمارے سیارے پر کبھی نہیں آئے مگر مجھے ڈر ہے کہ ضرور وہی تمہارے دوست ناگ کو اٹھا کر لے گئے ہیں"

عنبر نے پوچھا:

"میں تمہارے چاند پر کیسے پہنچ سکتا ہوں؟"

دالانگ بولا "اگر تم اس بات کو راز داری میں رکھو اور تشکالی اور اس کے باپ اچھال کو نہ بتاؤ تو میں تمہیں چاند پر لے چلوں گا"

عنبر کہنے لگا:

"انہیں بتانے میں کیا حرج ہے؟"

دالانگ نے کہا:

"اگر انہیں پتہ چل گیا تو وہ ہمیں چاند پر نہیں جانے دیں گے"

"ٹھیک ہے" عنبر بولا "میں کسی سے بات نہیں کروں گا"

دالانگ کچھ سوچ کر بولا:

"نہیں تو اپنی دوست سہیلی کیٹی کو بتا سکتے ہو۔ بلکہ تم اسے بھی اپنے ساتھ لے جا سکتے ہو"

"ہاں۔ میں خود اسے اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں ہم کب چلیں گے؟"

دالانگ کہنے لگا:

"کل رات کو تم اور کیٹی تیار رہنا میں خود تمہارے کمرے میں آ کر تمہیں ساتھ لے جاؤں گا"

عنبر بڑا خوش ہوا۔ اسے یقین تھا کہ سینا متھون کے چاند پر اسے ناگ کا کھوج ضرور مل جائے گا۔ اس نے کیٹی کو یہ منصوبہ بتایا تو وہ بھی بہت خوش ہوئی۔ انہیں ایک لمحے کے لیے بھی دالانگ پر شک نہ ہوا کہ کہیں وہ ان کے ساتھ کوئی چال تو نہیں چل رہا۔

دوسرے دن رات کو وہ دالانگ کا بے تابی سے انتظار کرنے لگے۔ جب رات گہری تاریک اور سنسان ہو گئی تو دالانگ سیاہ لباس میں ملبوس، ایک بڑا سا لبادہ پیچھے لٹکائے ان کے کمرے میں آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا۔ اس نے بریف کیس کھول کر دو سیاہ لباس نکالے اور کہا:

"یہ سیاہ لبادے تم دونوں پہن لو۔ کیوں کہ چاند

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تک جانے کے لیے انہیں پہننا بہت ضروری ہے۔"

کیٹی بولی: "کیا یہ لباس پہن کر ہم اڑنے لگیں گے؟"

دالانگ پراسرار انداز میں مسکرا کر بولا:

"یہ تم پہنو گے تو تمہیں پتہ چلے گا۔"

عنبر اور کیٹی نے سیاہ لباس پہن لیا۔ اس لباس میں وہ چمگادڑ سے نظر آنے لگے تھے۔ دالانگ انہیں ساتھ لے کر محل کی چھت پر آ گیا۔ چاروں طرف موت کا سناٹا طاری تھا۔ آسمان پر ستارے جھلملا رہے تھے۔ سیناتھون کا چھوٹا سا چاند بھورا بھورا لگ رہا تھا۔ وہ خلاء میں ایک بہت بڑے گیند کی طرح لٹکا ہوا تھا۔

دالانگ نے کہا:

"تم دونوں میرے دائیں بائیں کھڑے ہو جاؤ اور جب میں کہوں تو آنکھیں بند کر لینا۔ پھر جب میں کہوں تو آنکھیں کھولنا۔ خبردار اگر تم نے اپنے آپ آنکھیں کھول دیں تو پھر زندہ نہ بچ سکو گے اور نیچے خلا میں گر پڑو گے۔"

عنبر بولا: "ہم تمہاری ہدایت پر عمل کریں گے۔"

دالانگ نے عنبر اور کیٹی، ان دونوں پر اپنے لبادے کا

سیاہ کپڑا ڈال دیا اور ان کے کاندھوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیئے پھر کہا:

"آنکھیں بند کر لو۔ ہم چاند کی طرف جا رہے ہیں۔"

عنبر اور کیٹی نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے ساتھ ہی ان کے پاؤں کے نیچے سے مکان کی چھت نکل گئی۔ انہیں محسوس ہوا کہ وہ ہوا میں اوپر اٹھ رہے ہیں۔ ان کی رفتار بہت تیز تھی۔ وہ خلا میں چاند کی طرف اڑے جا رہے تھے۔ نہ جانے ان کی رفتار کتنی تیز تھی اور خلا میں وہ کہاں کہاں سے گزرے۔ کافی دیر خلا میں پرواز کرتے رہنے کے بعد عنبر اور کیٹی کو ایک ہلکا سا دھچکا لگا اور ان کا رُخ بائیں جانب ہو گیا۔ پھر وہ خلا میں بالکل سیدھے ہو گئے اور اسی طرح نیچے اترنے لگے۔

تھوڑی دیر بعد ان کے پاؤں سخت زمین کے ساتھ لگ گئے۔

دالانگ نے کہا:

"اب آنکھیں کھول دو۔ ہم سیناتھون کے چاند پر پہنچ چکے ہیں۔"

عنبر اور کیٹی نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ وہ نیم روشن چاند کی سرزمین پر کھڑے ہیں۔ ان کی دونوں جانب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سیاہ پتھروں کی اونچی اونچی دیواریں ہیں۔ یہ دیواریں ہزاروں فٹ اونچی تھیں۔ وہ ایک گھاٹی میں تھے۔

دالانگ بولا: "یہ ہمارے سیارے کا چاند ہے ہمارے بزرگ کہا کرتے تھے کہ یہاں خلائی ڈاکوؤں کا ایک گروہ رہتا ہے جو خلا میں اڑتے خلائی جہازوں پر حملہ کر کے انہیں لوٹ لیتا ہے۔"

عنبر نے کہا:

"تمہارے خیال میں ہمیں ناگ کو یہاں کس جگہ تلاش کرنا چاہیے؟"

کیٹی بولی: "اس گھاٹی سے تو باہر نکلیں پہلے۔"

دالانگ کہنے لگا:

"میں ایک بار پہلے بھی اس چاند پر آ چکا ہوں یہ گھاٹی آگے ایک غار میں جا نکلتی ہے۔ اس غار میں سنا ہے کہ خلائی ڈاکوؤں نے ایک قید خانہ بنا رکھا ہے ہمیں اس قید خانے کا پتہ کرنا چاہیے ہو سکتا ہے ناگ کو اس قید خانے میں رکھا گیا ہو۔"

عنبر اور کیٹی کو تو صرف ناگ کی تلاش تھی۔ دالانگ پر بھی انہیں پورا پورا بھروسہ تھا۔ وہ اس کے

ساتھ غار کی طرف چل پڑے۔

ہزاروں فٹ اونچی پہاڑی دیواروں کے بیچ میں دھندلی دھندلی روشنی تھی۔ گھاٹی میں سیاہ پتھروں کو کاٹ کر سیڑھیاں بنائی گئی تھیں۔ عنبر نے ان سیڑھیوں پر چلتے ہوئے کہا:

"ان سیڑھیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں کوئی ذہین مخلوق رہتی ہے۔"

کیٹی بولی: "میرا بھی یہی خیال ہے۔"

گھاٹی کی چڑھائی پر وہ بڑھتے چلے گئے۔

کافی دور جانے کے بعد انہیں دور سے ایک غار کا منہ نظر آیا۔ جہاں ایک زرد رنگ کا گول دائرہ سا چمک رہا تھا۔ دالانگ نے عنبر اور کیٹی کو روک لیا۔

"یہ خلائی ڈاکوؤں کا غار ہے۔ ہمارے بڑے بزرگ بتایا کرتے تھے کہ اس غار میں یہ خلائی ڈاکو اپنے قیدیوں کو ایک کنوئیں میں ڈال دیتے ہیں جس کو یہ چاہِ مرگ کہا کرتے ہیں۔"

عنبر نے کہا:

"یہاں غار کے باہر کوئی پہرے دار نظر نہیں آتا۔"

دالانگ کہنے لگا:

"خلائی ڈاکوؤں کو چونکہ یقین ہے کہ ان کے چاند پر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کوئی نہیں آسکتا۔ اس لیے وہ پہرے پر کسی کو نہیں لگاتے اس کی وجہ سے ہم بڑی آسانی سے چاہ مرگ تک پہنچ جائیں گے۔"

کیٹی نے کہا:

"اگر یہ خلائی ڈاکو ہیں تو انہوں نے ضرور کوئی نہ کوئی سائنسی آلہ ضرور یہاں لگا رکھا ہو گا جو انہیں ریڈار پر خبردار کر دے گا۔"

ڈالانگ مسکرایا: "خلائی ڈاکو سائنس میں ہم سے بھی پیچھے ہیں۔ یہ لوگ تو ابھی تک خنجر اور تلواریں استعمال کرتے ہیں۔"

دالانگ آگے بڑھا۔ عنبر اور کیٹی اس کے پیچھے پیچھے تھے۔ وہ غار میں داخل ہو گئے۔ خطرے کا الارم کہیں نہ بجا کسی پہرے دار ڈاکو نے بھی ان کا راستہ نہ روکا۔ ان پر کسی طرف سے تلوار یا خنجر کا حملہ نہ ہوا۔ عنبر بڑی بے فکری سے چل رہا تھا۔ کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ اس پر کسی خنجر تلوار کا اثر نہیں ہو گا۔ وہ صرف خلائی گن کی شعاع سے گھبرانے لگا تھا۔ کیوں کہ ایک بار وہ ان شعاعوں کے ردعمل سے بچھو بن گیا تھا۔ کیٹی کو اس نے اپنے ساتھ رکھا ہوا تھا۔

غار میں پہلے تو روشنی تھی۔ تھوڑی دور آگے گئے تو گھپ اندھیرا چھا گیا۔ دالانگ ان کو تسلی دیتا آگے ہی آگے لیے جا رہا تھا۔ فضا کی تاریکی چھٹنے لگی اور دھیمی دھیمی زرد روشنی ہو گئی۔ اس وقت وہ غار کے ایک ایسے دالان میں آ گئے تھے جس کی اونچی چھت پر سے سیاہ پتھروں کے نوکیلے ستون لٹک رہے تھے۔ ان ستونوں کے درمیان ایک جگہ پہنچ کر دالانگ رک گیا۔ اس نے عنبر اور کیٹی سے کہا:

"اس پتھر کے نیچے ایک گہرا کنواں ہے۔ اسے چاہ مرگ کہتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ناگ اسی جگہ قید ہے۔"

عنبر نے دالانگ کے کہنے پر کنوئیں کا بھاری پتھر اٹھا دیا۔ نیچے اندھیرا تھا۔ کنوئیں کی تہہ بہت ہی گہری تھی جہاں ہلکی ہلکی روشنی ہو رہی تھی۔ دالانگ بولا:

"کنوئیں کی تہہ میں تمہیں جو روشنی نظر آ رہی ہے وہ ایک راستہ ہے جو کنوئیں کے نیچے زمین کے اندر ناگ کے قید خانے کو جاتا ہے۔ تم لوگوں کو نیچے اتر کر ناگ کا پتہ چلانا ہو گا۔"

اس کے ساتھ ہی دالانگ نے بریف کیس میں سے نائیلون کی ایک پتلی مگر بے حد مضبوط رسی نکال کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسے کنوئیں کے پتھر سے باندھا۔ رسی کا دوسرا سرا کنوئیں میں گرا دیا اور عنبر کی طرف دیکھ کر بولا:

"تم لوگ باری باری کنوئیں میں اتر جاؤ، تمہارے پیچھے میں بھی آ جاؤں گا۔ مجھے باہر رہ کر خلائی ڈاکوؤں سے چوکس رہنا ہوگا۔"

عنبر اور کیٹی کے دل میں دالانگ کے بارے میں کبھی شک شبہ پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ دالانگ نے رسی لٹکا دی تھی۔ عنبر اور کیٹی رسی کو پکڑ کر کنوئیں کی دیوار کے ساتھ پاؤں لٹکائے نیچے اترنے لگے۔ جب وہ کنوئیں کی تہہ میں پہنچ گئے جہاں روشنی ہو رہی تھی تو عنبر نے نیچے سے آواز دی:

"دالانگ! رسی کھینچ کر اب تم بھی نیچے آ جاؤ۔"

دالانگ نے رسی اوپر کھینچنے لگا۔

عنبر نے کیٹی سے کہا:

"مجھے یہاں ابھی تک ناگ کی خوشبو نہیں آئی۔"

کیٹی کہنے لگی:

"یہ کنوئیں میں اترنے سے پہلے سوچنا تھا۔ اب تو ہم نیچے آ گئے ہیں۔"

عنبر بولا: "دالانگ بھی تو آ رہا ہے۔"

انہوں نے اوپر دیکھا۔ کنوئیں کے سوراخ میں اوپر ابھی تک دھندلی روشنی ہو رہی تھی۔ دالانگ نے نائیلون کی ساری رسی کھینچ لی تو بڑی تیزی سے پتھر لڑھکا کر کنوئیں کے منہ کے اوپر رکھ دیا۔ عنبر نے پتھر کو کنوئیں کا منہ بند کرتے دیکھا تو چونک کر بولا:

"دالانگ نے تو کنوئیں کا منہ بند کر دیا۔"

کیٹی زمین پر زور سے پاؤں مار کر بولی:

"مجھے پہلے ہی اس کم بخت پر شک تھا کہ کہیں یہ ہمیں کسی جال میں نہ اُلجھا دے۔"

"آخر ہمیں قید میں ڈالنے سے اس کا مقصد کیا ہے؟" عنبر نے پوچھا:

کیٹی وہیں بیٹھ گئی۔

"خدا جانے یہ کمینہ شخص ہم سے کیا چاہتا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ ہمیں قید میں رکھ کر ننکالی کے باپ کو ہلاک کرنا چاہتا ہو۔ کیوں کہ وہ تمہاری طاقت کو جانتا ہے اور اسے معلوم ہے کہ جب تک تم وہاں ہو ننکالی اور اس کے باپ کا کچھ نہیں بگاڑا جا سکتا۔"

عنبر کنوئیں کی دیوار کو اس جگہ سے جھک کر دیکھنے لگا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جہاں نیچے سے روشنی آ رہی تھی۔ یہ ایک راستہ تھا جو
دیوار میں سے دوسری طرف جاتا تھا۔

عنبر بولا: "اگر یہاں ماریا ہوتی تو کنوئیں میں اوپر جا کر
پتھر اٹھا سکتی تھی۔ مصیبت یہ ہے کہ ہم میں
سے کوئی بھی اتنی اونچی چھلانگ نہیں لگا سکتا۔"

کیٹی دیوار کے نیچے سے دوسری طرف دیکھ رہی تھی۔

"اس طرف کیا ہے؟ چل کر دیکھنا چاہیے۔ شاید
فرار کا کوئی راستہ مل جائے۔"

عنبر بولا: "والانگ اتنا احمق نہیں ہے کہ وہ ہمیں
جس جگہ پھینکے وہاں کوئی فرار کا راستہ بھی ہو۔ ویسے
چل کر دیکھ لیتے ہیں۔"

وہ دیوار کے نیچے سے جھک کر آگے نکل گئے۔ دوسری
طرف چھت صرف اتنی اونچی تھی کہ وہ جھکے جھکے چل رہے
تھے۔ پورا سر نہیں اٹھا کر چل سکتے تھے۔ یہ پہاڑ کی چھت
تھی۔ چاند کے بھیانک اور بے شمار اونچے پہاڑ کی چھت
جو زمین سے تھوڑی ہی بلند تھی۔ آگے ایک کشادہ فرش
تھا۔ عنبر اور کیٹی جھک کر چلتے پہاڑ کی چھت کے نیچے
نیچے فرش پر دور نکل گئے۔ آگے جا کر پہاڑ کی ڈھال
آ گئی۔ چاروں طرف سے راستہ بند تھا۔ صرف کنوئیں کی

طرف راستہ کھلتا تھا جو اوپر سے بند تھا اور کنواں اتنا
اونچا تھا کہ عنبر اگر ساری زندگی چھلانگ لگاتا رہے تو وہ
اوپر تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ کیٹی کنوئیں کی دیوار کے ساتھ
ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

"اب ہمیں یہاں بیٹھ کر اپنی حماقت پر رونا چاہیے
کہ ہم نے والانگ پر، ایک اجنبی شخص پر
کیوں بھروسہ کر لیا۔"

عنبر کی عقابی نظریں فرش پر بکھرے ہوئے پتھروں میں
گھوم رہی تھیں۔ وہاں سوائے چھوٹے چھوٹے پتھروں کے
اور کچھ بھی نہیں تھا۔ یہ جگہ پہاڑ کو اندر سے کاٹ کر
بنائی گئی تھی یا قدرتی بن گئی تھی۔ اندر جو دھندلی دھندلی
روشنی پھیلی تھی وہ پہاڑ کی نیچی چھت میں پھنسے ہوئے ہیرے
جواہرات میں سے نکل رہی تھی۔

عنبر نے سر تھام لیا اور بولا:

"ابھی تو ہمیں اسی جگہ رہنا ہوگا۔ یہاں سے
فرار کا کوئی راستہ دکھائی نہیں دے رہا۔ ہو
سکتا ہے کچھ وقت کے بعد کوئی حادثہ ہو
جائے۔"

کیٹی نے جھنجھلا کر کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اب تو ہمیں کسی حادثے کا ہی انتظار کرنا ہوگا۔ ادھر خدا جانے ناگ اور بے چاری شکالی پر کیا گذر رہی ہو گی۔"

عنبر اٹھ کر پہاڑ کی دیوار کا ایک بار پھر غور سے جائزہ لینے لگا۔ وہ پتھریلی دیوار پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔ ایک جگہ اسے باریک سی درز محسوس ہوئی جو اوپر تک چلی گئی تھی۔ عنبر نے کیٹی کو آواز دی۔ جب وہ آئی تو اسے دیوار کی وہ ایک باریک سی درز دکھا کر کہا:

"یہ کسی دروازے کا بھاری پتھر لگتا ہے۔"

"تو پھر اسے اکھاڑنے کی کوشش کرو۔ تم تو بہت زیادہ طاقت کے مالک ہو۔"

"کوشش کرتا ہوں۔"

یہ کہہ کر عنبر نے پتھر کی درز میں انگلی ڈال کر اسے کھرچنا شروع کیا۔ دیوار کی درز میں سے پتھر کے ننھے ننھے ٹکڑے نیچے گرنے لگے۔ عنبر اور تیزی سے کام کرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد دیوار میں ایک باریک شگاف پیدا ہو گیا۔ دوسری جانب کی ہوا اس شگاف میں سے آئی تو عنبر اچھل پڑے۔

"کیٹی۔ ناگ کی خوشبو آ رہی ہے۔"

کیٹی نے شگاف کے پاس آ کر گہرا سانس لیا تو خوش ہو کر بولی:

"ہاں — یہ تو ناگ کی خوشبو ہے۔ ناگ دوسری طرف ہے۔"

اس نے ناگ کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔ مگر دوسری طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ عنبر بولا:

"ہمیں یہ پتھر گرا دینا ہو گا۔"

عنبر نے شگاف کے اندر ہاتھ ڈال کر دیوار کے بھاری پتھر کو ہلا دیا۔ پھر پوری طاقت کے ساتھ ایک جھٹکا دیا تو کئی مربع فٹ چوڑا بھاری بھرکم پتھر دوسری طرف جا گرا۔ وہ جلدی سے دوسری طرف آ گئے۔ یہ ایک کوٹھڑی سی تھی۔ پہاڑ کی چھت یہاں بھی نیچی تھی۔ اور پہاڑ کی درزوں میں پھنسے ہوئے جواہرات میں سے ہلکی ہلکی روشنی پھوٹ رہی تھی۔ اس روشنی میں انہوں نے دیکھا کہ ناگ عقاب کی شکل میں ایک طرف زمین پر اوندھا پڑا ہے۔

"کیٹی! یہ دیکھو۔ یہ ناگ ہے۔ یہ ناگ ہے۔"

کیٹی تعجب سے بولی:

"مگر یہ تو — یہ تو عقاب ہے اور پتھر کا عقاب لگتا ہے!"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر بولا: "کسی خلائی شعاع کے ردعمل نے اسے پتھر کر دیا ہے۔ تمھیں یاد ہے یہ ہمیں پہاڑ کی چوٹی پر چھوڑ کر جائزہ لینے کے لیے خلائی قبیلے کے آدم خوروں کے قلعے کے اوپر گیا تھا۔ نیچے سے کسی نے گن فائر کی ہو گی اور اس میں سے نکلنے والی شعاعوں نے ناگ کے جسم کی شعاؤں سے مل کر ایسا ردعمل پیدا کیا کہ یہ پتھر کا ہو گیا۔"

"پیارے ناگ۔ بھائی! ہم خود اس وقت مصیبت میں گرفتار ہیں۔ مگر تم فکر نہ کرو۔ ہم سب جلد تمھیں بھی اپنے ساتھ یہاں سے نکال کر لے جائیں گے۔"

ناگ کیٹی کی بات سن رہا تھا۔ وہ عنبر کو بھی دیکھ رہا تھا مگر ان سے بات نہیں کر سکتا تھا۔ اس کا حلق اور زبان پتھر ہو چکی تھی۔ عنبر اور کیٹی ناگ کے پتھریلے عقابی مجسمے کو لے کر کنوئیں کے اندر آ گئے کیونکہ یہاں چھت نہیں تھی اور کم از کم وہ اٹھ کر کھڑے تو ہو سکتے تھے۔ ناگ کو انھوں نے اپنے پاس ہی پتھروں پر رکھ دیا اور سوچنے لگے کہ یہاں سے فرار کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔

○

خفیہ قبر

مکّار دالانگ اپنے منصوبے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ پہلے اس نے اپنے خاص جاسوس کی مدد سے ناگ کو پہاڑ کی چوٹی سے اغوا کروا کر سیناتھون کے ویران چاند کی غار میں پھینک دیا تھا اور اس کے بعد عنبر اور کیٹی کو وہ خود چاند کے اندھے کنوئیں میں بند کر آیا تھا۔ اصل میں وہ شکالی کے باپ کو ہلاک کر کے سیارہ سیناتھون پر خود قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ مگر اسے آج تک اس کا موقع نہیں ملا تھا۔ قلعے والے خلائی قبیلے نے ان کا ناک میں دم کر رکھا تھا۔ اب خلائی قبیلے کو تباہ کر دیا گیا تھا۔

دالانگ کی راہ میں اب عنبر اور ناگ ہی حائل تھے۔ اس کی خلائی حس نے اسے خبردار کر دیا تھا کہ یہ لوگ جو شکالی کو لے کر سیناتھون سیارے پر آئے ہیں غیر معمولی طاقت کے مالک ہیں۔ شکالی نے بھی عنبر کی بے پناہ طاقت کی داستانیں اپنے باپ کو سنائی تھیں۔ چنانچہ دالانگ نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

فیصلہ کیا کہ عنبر اور کیٹی کو سازش کر کے راستے سے ہٹایا جائے۔ کیوں کہ وہ ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ بس ایک روز اس نے عنبر اور کیٹی کو ناگ کی تلاش کا جھانسہ دیا اور انہیں مکاری سے ویران چاند کے اندھے کنوئیں میں پھینک کر بند کر دیا۔

شاہی محل میں آتے ہی اس نے اپنے خاص جاسوس ساتھی کو بلایا اور اسے کہا:

"میدان صاف ہے شاطو— صرف اچھال باقی ہے اسے بھی جا کر صاف کر دو۔ پھر تم میرے مشیر ہو گے اور ہم دونوں مل کر اس سیارے پر حکمرانی کریں گے۔"

شاطو نے زہر میں بجھا ہوا خنجر اپنے لبادے میں چھپایا اور شکالی کے باپ اور سینا مقون کے امن پسند حکمران اچھال کو ہلاک کرنے چل پڑا۔ اس وقت رات ڈھل رہی تھی۔ شاہی محل میں ہر کوئی سویا ہوا تھا۔ مگر شکالی جاگ رہی تھی۔ وہ اس لیے بھی پریشان تھی کہ عنبر اور کیٹی غائب تھے۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ عنبر اور کیٹی کس طرف چلے گئے ہیں۔ کہ رات بیت رہی ہے مگر وہ شاہی محل واپس نہیں آئے۔

آدھی رات کو سونے سے پہلے شکالی کے باپ اچھال نے یہ کہہ کر شکالی کو تسلی دی تھی کہ فکر نہ کرو۔ وہ کہیں راستہ بھول گئے ہوں گے۔ اب تو ہمارے سیارے پر ان کا کوئی دشمن بھی نہیں رہا۔ وہ آ جائیں گے مگر شکالی کا دل کہہ رہا تھا کہ عنبر اور کیٹی کسی آفت میں پھنس گئے ہیں۔

وہ اپنے باپ کے بیڈ روم کے ساتھ والے کمرے میں اپنے پلنگ پر بیٹھی عنبر کیٹی کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ ایک دم سے آہٹ سنائی دی۔ اس کے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔

"عنبر کیٹی — تم آ گئے؟"

اس کے ساتھ ہی کسی کے تیز تیز قدموں سے بھاگنے کی آواز سنائی دی۔ وہ اٹھ کر جلدی سے باپ کے بیڈ روم میں آ گئی۔ اس کا باپ گہری نیند سو رہا تھا۔ شکالی کو شک پڑا کہ ضرور کوئی شخص اس کے باپ کو ہلاک کرنے آیا تھا اور اس کی آواز سن کر بھاگ گیا۔

خلائی گن تو اس کے پاس ہر وقت رہتی تھی۔ اس نے خلائی گن اٹھائی اور برآمدے میں نکل کر زور سے بولی:

"کون ہو تم؟"

بھاگتے قدموں کی آواز غائب ہو گئی تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شکالی باقی رات اپنے والد کے کمرے کے باہر خلائی گن لیے پہرہ دیتی رہی۔ اسے کسی پہرے دار پر بھی اب اعتبار نہیں رہا تھا۔ جب صبح ہوئی۔ اس کا باپ بیدار ہوا تو شکالی نے اسے رات کا قصّہ سنایا۔ اچھال بھی سوچ میں پڑ گیا۔

"مگر بیٹی اب تو میرا کوئی دشمن نہیں رہا۔ مجھے کون ہلاک کرنے آیا ہو گا۔"

شکالی بولی: "ابا جان آپ بہت بھولے ہیں۔ کوئی بھی آپ کا دشمن ہو سکتا ہے۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں آپ کو اس محل میں نہیں رہنے دوں گی۔"

شکالی کا باپ بولا:

"تو پھر میں کہاں جاؤں گا؟"

شکالی نے کہا:

"آپ کبھی کبھی ایک خفیہ قبر کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ کہ اگر کبھی مجھ اکیلے کی جان کو خطرہ ہوا تو وہاں جا کر چھپ جاؤں گا۔ وہ قبر کہاں پر ہے؟"

اچھال کہنے لگا:

"مگر بیٹی شکالی اس قبر میں چھپنے کی کیا ضرورت

ہے۔ یہ کوئی ڈاکو ہو گا، تم نے بھگا دیا۔ میں والانگ سے مل کر اس کی تفتیش کروں گا۔"

شکالی بولی: "نہیں ابا جان! آپ کو میری قسم ہے آپ اس قبر میں تھوڑے دنوں کے لیے چھپ جائیں اتنی دیر میں، میں خود پتہ لگا لوں گی کہ آپ کو قتل کرنے کون آیا تھا۔"

شکالی کا باپ نہیں مان رہا تھا مگر شکالی نے بیٹی کی محبت کا واسطہ دے کر اپنے باپ کو راضی کر لیا۔ اس نے یہ بات خاص طور پر پوچھی کہ کیا اس قبر سے شاہی محل کا کوئی دوسرا شخص تو واقف نہیں ہے۔

اچھال بولا: "بیٹی! اس وقت تو سوائے تمہارے اور کسی دوسرے شخص کو خفیہ قبر کے بارے میں علم نہیں ہے۔ یہ میرے باپ نے خاص طور پر اپنی جان بچانے کے لیے بنوائی تھی کہ اگر کبھی اکیلی جان پر مصیبت پڑ جائے تو وہاں پناہ لی جا سکتی ہے۔"

شکالی نے کہا:

"لیکن آپ کے والد نے اکیلے تو یہ قبر نہیں بنائی ہو گی، کوئی اس کا بنانے والا بھی ہو گا۔ اسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قبر کا ضرور علم ہو گا۔

اچھال نے کہا:

"جس معمار نے یہ خفیہ قبر تعمیر کی تھی میرے باپ نے اسے وہیں ہلاک کر کے دفن کر دیا تھا۔"

شکالی کی تسلی ہو گئی تو اس نے اپنے باپ سے کہا:

"میں چاہتی ہوں ابّا جان کہ آپ سورج نکلنے سے پہلے پہلے اس خفیہ قبر میں جا کر چھپ جائیں۔"

اچھال بولا، "ٹھیک ہے۔ میں چھپ جاتا ہوں۔"

"چلیں۔ کدھر ہے وہ خفیہ قبر؟ ہمیں شاہی محل کے کس طرف جانا ہو گا؟"

شکالی نے پوچھا، اس کا باپ اچھال مسکرایا:

"برخوردار شکالی۔ اس خفیہ قبر کے لیے ہمیں اس کمرے سے باہر نہیں جانا پڑے گا۔"

"کیا مطلب؟" شکالی نے تعجب سے پوچھا،

اچھال نے پلنگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا،

"اس خفیہ قبر کو راستہ میرے پلنگ کے نیچے سے جاتا ہے۔"

شکالی اپنے باپ کا منہ تکنے لگی،

اس کے باپ اچھال نے پلنگ کے سرہانے کی طرف جا کر پلنگ کے چاندی کے ایک پائے کا ایک خفیہ بٹن دبایا۔ بٹن کے دبتے ہی بہت بڑا پلنگ اپنے آپ اوپر کو اُٹھتا چلا گیا۔ پھر اس کے نیچے ایک جگہ سے فرش کا ایک بڑا پتھر اپنی جگہ سے ہٹ گیا۔ نیچے ایک زینہ دکھائی دیا۔

اچھال بولا: "یہی زینہ خفیہ قبر کو جاتا ہے۔"

شکالی اپنے باپ کے ساتھ زینہ اترنے لگی۔ اس سے پہلے اس نے بیڈ روم کے دروازے کو اندر سے مقفّل کر دیا تھا۔ زینہ ختم ہوا تو سامنے ایک محراب دار دروازہ تھا۔ اسے اچھال نے کھول دیا۔ اندر ایک سجا سجایا کمرہ تھا جس پر قالینوں کا فرش بچھا تھا۔ نرم گدیلوں پر تکیے لگے تھے۔ ایک جگہ چھت میں بہت بڑا ہیرا چمک کر روشنی پیدا کر رہا تھا۔

"یہ ہے وہ خفیہ قبر شکالی جو تمہارے دادا نے اپنے لیے بنوائی تھی اور جہاں اب تم مجھے لے آئی ہو۔"

شکالی نے کہا:

"ابّا جان! یہ تو بڑی خوبصورت خفیہ قبر ہے۔ یہاں پانی کا انتظام بھی ہو گا؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اچھال نے کہا:

"اس کے کونے میں ایک غسل خانہ بھی ہے جس کا پانی نیچے گہری کھائی کی طرف نکل جاتا ہے۔"

شکالی کو اس کے باپ نے غذائیت سے بھرپور گولیوں کی شیشیاں بھی دکھائیں اور کہا:

"یہ دو ماہ کے لیے پوری خوراک ہے۔ مگر میں یہاں دو چار دنوں سے زیادہ نہیں رہوں گا۔ یہ بھی میں تمہاری وجہ سے یہاں آ گیا ہوں۔"

شکالی نے اپنے باپ کا شکریہ بھی ادا کیا اور کہنے لگی:

"ابا جان! بہت جلد آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ میرا فیصلہ بالکل صحیح تھا۔ اچھا اب آپ آرام کریں۔ میں روزانہ صبح صبح آپ کی خیریت دریافت کرنے اور آپ کو اپنی تفتیش کے بارے میں بتانے آ جایا کروں گی۔"

سینا تھون کے حکمران اچھال نے اپنی بیٹی کے سر پر پیار کیا اور کہا:

"بیٹی تم اپنا بھی خیال رکھنا۔ مجھے تمہارا فکر رہے گا اور ہاں — عنبر اور کیٹی واپس محل میں آ جائیں تو مجھے اطلاع کر دینا۔"

"ضرور۔ سب سے پہلے آپ کو خبر کروں گی۔"

اس کے بعد شکالی زینہ چڑھ کر خفیہ قبر سے باہر اپنے والد کے بیڈ روم میں نکل آئی۔ پلنگ ابھی تک اوپر اٹھا ہوا تھا۔ شکالی نے اس کے چاندی کے پائے کا خفیہ بٹن دبایا تو پہلے فرش کا ٹکڑا چوکور شگاف سے اوپر آ گیا۔ اس کے بعد پلنگ آہستہ آہستہ نیچے آ کر اپنی جگہ پر ٹک گیا۔

شکالی تیزی سے اپنے کمرے میں جا کر لیٹ گئی۔

دوسرے دن جب دالانگ کو پتہ چلا کہ شکالی کا باپ اچھال کو قتل کرنے کی سازش ناکام ہو گئی ہے تو وہ بہت سٹپٹایا۔ اس نے اپنے جاسوس شاٹو کو برا بھلا کہا اور دوسری بار حملہ کرنے کی ہدایت کی۔ وہ شکالی کے کمرے میں آ کر کہنے لگا:

"بیٹی! اتنا دن نکل آیا ہے۔ ابھی تک اچھل حضور سو رہے ہیں۔ کیا بات ہے خیریت تو ہے؟"

شکالی کسی کو یہ نہیں بتانا چاہتی تھی کہ رات اس کے باپ پر کوئی حملہ کرنے آیا تھا۔ اس نے حیران ہونے کی اداکاری کرتے ہوئے پوچھا:

"اچھا؟ ابا جان ابھی تک سو رہے ہیں؟ میں اندر جا کر دیکھتی ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور شکالی اپنے باپ کے کمرے میں چلی گئی۔ فوراً ہی باہر آ کر بولی:

"انکل دالانگ! ابا جان تو اپنے بستر پر نہیں ہیں۔"

"دیوان خاص میں نہ چلے گئے ہوں۔ میں وہاں جا کر مل لیتا ہوں۔ کوئی بات نہیں بیٹی۔"

یہ کہہ کر دالانگ چلا گیا۔

شکالی سوچنے لگی کہ یہ شخص صبح صبح اس کے باپ کی بارے میں معلومات حاصل کرنے کیوں آیا ہے؟ کہیں یہی تو میرے باپ کے خلاف خونی سازش تیار نہیں کر رہا! شکالی گہری سوچ میں ڈوب گئی۔

جب کافی دن نکل آیا اور سینا تھون کے حکمران اچھال کا کچھ پتہ نہ چلا تو دالانگ نے اس کی تلاش میں آدمی دوڑا دیئے۔ بات یہ تھی کہ لوگ اپنے بادشاہ اچھال سے بہت عقیدت رکھتے تھے۔ محل میں جتنے بھی سپاہی واپس آئے تھے وہ سب کے سب اچھال پر جان دینے پر تیار رہتے تھے۔ دالانگ اسی صورت میں تخت پر قبضہ کر سکتا تھا جب لوگوں کو یقین ہو جائے کہ ان کا بادشاہ مر گیا ہے۔ یعنی وہ اس کی لاش اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ اگر بادشاہ گم ہو جاتا ہے تو اس صورت میں لوگ

اس سے زیادہ محبت کرنے لگیں گے اور اس کے انتظار میں گھڑیاں گنیں گے۔ یہ بات دالانگ کو خوب معلوم تھی، یہی وجہ تھی کہ وہ اچھال کو برآمد کر کے اسے قتل کروانے کے بعد تمام سپاہیوں اور لوگوں کو اس کی لاش دکھا دینا چاہتا تھا کہ وہ اطمینان سے حکومت کر سکے۔

جب شام تک بادشاہ کی کوئی خبر نہ ملی تو دالانگ پریشان ہو گیا۔ اس نے چاروں طرف آدمی دوڑا دیئے۔ جگہ جگہ بادشاہ کو تلاش کیا جانے لگا۔ محل کے سپاہی بھی اپنے نیک دل بادشاہ کے لیے پریشان ہو رہے تھے۔ تین دن گزر گئے۔ بادشاہ اچھال واپس محل میں نہ آیا۔ شکالی ہر روز صبح صبح بیڈ روم کی خفیہ قبر میں جا کر اپنے باپ سے مل لیتی تھی۔ وہ پریشان تھا اور بار بار باہر آنے کو کہتا۔ شکالی نے بڑی مشکل سے ایک دن کی مہلت لی اور باہر آ گئی۔

تیسرے روز بھی جب بادشاہ نہ آیا تو دالانگ نے فوج کے چیف کمانڈر کو بھاری رشوت اور انعام و اکرام کا لالچ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا۔ چیف کمانڈر نے دوسرے کمانڈروں اور سپاہیوں کو رشوتیں اور عہدوں کا لالچ دے دے کر اس بات پر راضی کر لیا کہ جب تک بادشاہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہیں آتا۔ اس وقت تک ڈالانگ کو ہی بادشاہ سمجھا جائے۔

اسی روز ڈالانگ نے یہ فیصلہ بھی کیا کہ اچھال کی بیٹی کو گم کر دیا جائے۔ یہ لڑکی اس کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔ کیوں کہ وہ اچھال کی بیٹی تھی اور کیسے برداشت کر سکتی تھی کہ ڈالانگ اس کے باپ کی جگہ بادشاہ بن جائے۔ چنانچہ ڈالانگ نے شکالی کو اپنے آدمیوں سے اغوا کروا کر شاہی محل کے ایک اندھیرے تہہ خانے میں بند کر دیا۔ اس کے پاس غذائی خوراک کی گولیوں کی ایک شیشی بھی پھینک دی گئی۔ ڈالانگ نہیں چاہتا تھا کہ شکالی ابھی ہلاک ہو۔ تہہ خانے میں بند ہونے کے بعد شکالی کو یقین ہو گیا کہ یہ ڈالانگ ہی تھا جس نے اس کے باپ کو قتل کرنے کے لیے آدمی بھیجا تھا۔ مگر اب وہ خود بے بس کر دی گئی تھی۔ گولیوں کی موجودگی سے یہ بات اس کی سمجھ میں آ گئی کہ ڈالانگ ابھی سے ہلاک نہیں کرنا چاہتا۔

اسی رات ڈالانگ نے اپنے عارضی بادشاہ ہونے کا اعلان کر دیا اور سیارہ سیناتھون کے سارے اختیارات سنبھال لیے۔ ڈالانگ نے اپنے تمام کمانڈروں کو بڑے بڑے انعام دیئے۔ زمینیں بخش دیں۔ سب اس کے گن گانے لگے۔ ڈالانگ نے اپنے خاص جاسوس شاطو کو اپنا وزیر بنا لیا۔ وہ رات گئے تک میٹنگ کرتا رہا۔ پھر اپنے شاہی بیڈ روم میں سونے کے لیے آ گیا۔

یہ وہی بیڈ روم تھا جس میں شکالی کا باپ اور اصلی بادشاہ اچھال سویا کرتا تھا اور جس کے پلنگ کے نیچے خفیہ قبر میں وہ اب بھی موجود تھا۔ اور رات کے پچھلے پہر یعنی صبح صبح اپنی بیٹی کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔

ڈالانگ بڑا چالاک اور ہوشیار شخص تھا۔ اس کے پاس ایک چھوٹا سا ایٹمی آلہ تھا جو چھپے ہوئے زمین کے خلا یا کسی گڑھے کو ظاہر کر دیتا تھا۔ ڈالانگ نے یہ سوچ کر وہ آلہ نکال لیا کہ کہیں پہلے بادشاہ نے یہاں کوئی خفیہ سرنگ تو نہیں بنا رکھی جہاں سے وہ اچانک واپس آ جائے۔

ڈالانگ نے آلے کی مدد سے بیڈ روم کے فرش کی جانچ پڑتال شروع کر دی۔

جونہی وہ آلے کو پلنگ کے قریب لایا آلے کی سوئی سرخ نشان پر چلی گئی۔ اس کا مطلب تھا کہ پلنگ کے نیچے کوئی سرنگ موجود ہے۔ ڈالانگ تو ایک دم چونکا ہو گیا۔ اس نے بار بار آلہ پلنگ کے نیچے رکھا۔ سوئی بار بار سرخ نشان پر پہنچ جاتی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تو اس کا مطلب ہے کہ اچھال نے یہاں کوئی خفیہ سرنگ بنا رکھی ہے۔"

دالانگ نے دل میں سوچا اور اب سرنگ کا راستہ معلوم کرنے لگا۔ آلے کی مدد سے اسے بہت جلد پلنگ کے پائے کے ساتھ ایک خفیہ بٹن مل گیا۔ اس نے فوراً پلنگ کے پائے میں سے بٹن کو نوچ کر باہر نکال لیا۔ اس کے ساتھ باریک تار لگے تھے۔ دالانگ نے سارے تار کاٹ دیئے۔ وہ جانتا تھا کہ اس بٹن کا تعلق سرنگ کے اندر والے بٹن سے ہے اور اب سرنگ کا دروازہ نہیں کھل سکے گا۔

پھر بھی احتیاط کے طور پر اس نے فوراً پہرے داروں کو بلایا اور پلنگ کے نیچے بھاری پتھر کی دس بارہ سلیں ڈلوا کر اوپر ریشمی چادر ڈال دی۔ اب سرنگ کا چوکھٹا اوپر کو نہیں اٹھ سکتا تھا۔ کیوں کہ اس چوکھٹے پر پتھروں کا بوجھ پڑا تھا۔ اس کے بعد دالانگ بڑے آرام سے سو گیا۔ اس کا راستہ بالکل صاف ہو چکا تھا۔ شکالی، عنبر ناگ اور بادشاہ اچھال سب زمین کے نیچے اس طرح بند کر دیئے گئے تھے کہ دالانگ کے نزدیک ان کے باہر نکلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

شکالی کا باپ اچھال خفیہ قبر کے اندر بستر پر لیٹا تھا اور سوچ رہا تھا کہ آج اس کی بیٹی آئی تو وہ اس کے ساتھ ہی واپس اوپر اپنے شاہی محل میں چلا جائے گا۔ اب وہ اس کی ایک ضد نہیں مانے گا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ شاہی محل میں دالانگ اور دوسرے کمانڈر اس کے لیے بہت پریشان ہوں گے۔ اسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ اوپر تو اس کی حکومت کا تختہ ہی الٹ دیا گیا ہے۔

بادشاہ اچھال کو وقت کا باقاعدہ احساس ہو جاتا تھا۔ جب اس کے حساب سے دن بھی نکل آیا اور شکالی نہ آئی تو وہ پریشان ہو کر بستر پر سے اٹھا اور دیوار میں لگی ہوئی ایک طاقچی کے پاس گیا۔ وہ خود خفیہ قبر سے باہر جانا چاہتا تھا۔ اس نے طاقچی کھولی تو اندر ایک سرخ بٹن لگا تھا۔ اچھال نے بٹن دبا دیا۔ بٹن کے دبنے سے زینے کے اوپر والا فرش کا چوکھٹا الگ ہو جانا چاہیے تھا مگر ایسا نہ ہوا۔ اچھال نے ایک بار دو بار بٹن دبایا۔ کوئی اثر نہ ہوا۔ اچھال زینہ چڑھ کر اوپر آیا۔ اوپر بیڈ روم کے فرش کا پتھریلا چوکھٹا گرا ہوا تھا۔ اچھال نے اسے اوپر کو اٹھانے کے لیے بہت زور لگایا مگر وہ تو چٹان بن گیا ہوا تھا۔ اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے اوپر تو کئی ٹن وزنی چٹانی پتھر پڑے تھے۔ اب تو اچھال گھبرا سا گیا۔

وہ سمجھ گیا کہ اس کے خلاف کوئی خطرناک چال چلی گئی ہے۔ اسے اپنی تو بھول گئی اپنی پیاری بیٹی شکالی کی فکر پڑ گئی کہ اگر والانگ نے یا کسی دوسری مخلوق نے اس کے محل پر قبضہ کر لیا ہے تو کہیں اس کی بیٹی کو کوئی نقصان نہ پہنچا ہو۔ وہ پریشان ہو کر خفیہ قبر کے بستر پر بیٹھ گیا۔ سوچنے لگا کہ کیا وہ کبھی اس خفیہ قبر سے باہر بھی نکل سکے گا یا نہیں؟

○

ان لوگوں کو اسی طرح چھوڑ کر ہم ماریا کی طرف چلتے ہیں۔

دوستو! آپ پیچھے پڑھ چکے ہیں کہ جب ہم نے ماریا اور خلائی انسان اور عنبر ناگ ماریا کے دوست تھیوسانگ کو چھوڑا تھا تو وہ ایک خلائی راکٹ میں دوزخ والے سیارے کی فضا سے نکل کر روشنی کی رفتار کے ساتھ سیناتھون سیارے کی طرف پرواز کر رہے تھے۔ ان کے راکٹ کا روٹ جنت کے بزرگ نے مقرر کیا تھا اور

انہیں یہ بھی بتا دیا تھا کہ سیارہ سیناتھون میں ان کی ملاقات عنبر ناگ کیپٹ اور شکالی سے ہو گی۔

ان کا خلائی راکٹ سیناتھون سیارے کے قریب پہنچ رہا تھا۔ ماریا اور تھیوسانگ راکٹ کے کیبن میں بیٹھے تھے۔ تھیوسانگ خود ایک خلائی انسان اور خلاباز تھا۔ وہ بڑی کامیابی سے راکٹ کو کنٹرول کیے ہوئے تھا۔ ان کا راکٹ سیناتھون سیارے کی فضا میں داخل ہو چکا تھا جس کی وجہ سے راکٹ زبردست کشش کی زد میں تھا۔ تھیوسانگ نے اگلے انجن بند کر کے پچھلے انجن چلا دیئے تھے۔ سیناتھون سیارے کی کشش راکٹ کو اپنی طرف اور پچھلے انجن راکٹ کو پیچھے کی جانب کھینچ رہے تھے جس کی وجہ سے ایک توازن برقرار ہو گیا تھا اور خلائی راکٹ ایک دھیمی رفتار کے ساتھ آہستہ آہستہ سیارہ سیناتھون کی طرف اترنے لگا تھا۔

ماریا کا خلائی راکٹ سیارے کے جنوبی قطب کی طرف اتر رہا تھا۔ اس طرف سے خلائی راکٹ کو سیارے پر دیکھا نہیں جا سکتا تھا۔ اچھال بادشاہ کا شاہی محل قطب جنوبی سے کافی دور جھیل کنارے واقع

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا۔ ماریا اور تھیوسانگ کا راکٹ بڑے آرام کے ساتھ سیارہ سیناتھون کی زمین پر اتر گیا۔ اس سیارے کے قطب پر برف نہیں جمی ہوئی تھی۔ یہاں اونچے اونچے درختوں سے بھرے ہوئے گنجان جنگل تھے۔ راکٹ کے انجن بند کر دیئے گئے۔ اس وقت سیناتھون سیارے کے قطب پر رات کا وقت تھا۔ خلا میں ایک بھورا بھورا چھوٹا سا چاند چمک رہا تھا۔ تھیوسانگ نے چاند کی طرف دیکھ کر کہا:

"یہ اس سیارے کا اکیلا چاند ہے۔"

"ہاں۔ میں دیکھ رہی ہوں۔ یہ ہماری زمین کے چاند کی طرح نہیں چمکتا۔"

ماریا کو معلوم نہیں تھا کہ اسی بھورے ویران چاند کی ایک غار کے اندھے کنوئیں میں عنبر ناگ اور کیبٹی قید میں پڑے ہیں اور انہیں کوئی باہر نہیں نکال سکتا۔ راکٹ کے انجن خاموش تھے۔ تھیوسانگ نے راکٹ کی تمام بتیاں بجھا دی تھیں۔ ان کا راکٹ جنگل میں درختوں کے درمیان ایک چھوٹی سی کھلی جگہ پر اترا تھا۔ ماریا اور تھیوسانگ راکٹ کے شیشے میں سے باہر کی فضا کو دیکھ رہے تھے۔

"ماریا! یہ گھنا جنگل بتا رہا ہے کہ اس سیارے پر آکسیجن کافی مقدار میں موجود ہے۔"

ماریا نے کہا:

"تم اسی جگہ کیبن میں ٹھہرو۔ میں باہر جا کر فضا کو جانچتی ہوں۔"

یہ کہہ کر ماریا راکٹ کی فولادی دیوار میں سے باہر نکل گئی۔ اس نے باہر نکلتے ہی ہلکا سا سانس لیا۔ یہ دیکھنے کے لیے کہ فضا میں آکسیجن کے ساتھ کوئی دوسری نقصان دہ گیس تو نہیں ملی ہوئی۔ مگر ایسا نہیں تھا۔ سیارے کی فضا میں آکسیجن بڑی صاف اور بھرپور تھی۔ ماریا نے دو تین لمبے لمبے سانس لیے اور پھر جلدی سے واپس راکٹ میں آ گئی۔

"تھیوسانگ بھائی! باہر کی فضا بالکل ہماری زمین کی فضا جیسی ہی ہے۔"

تھیوسانگ نے راکٹ کی سیڑھی کھولی اور نیچے زمین پر اتر آیا۔ اس نے اترتے ہی زمین پر سے تھوڑی سی مٹی اٹھا کر اسے ستاروں کی روشنی میں غور سے دیکھا پھر اسے انگلی سے رگڑا۔

"ماریا! یہ سیارہ اپنے زوال کی طرف جا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہا ہے۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا؟" ماریا نے پوچھا۔

تھیوسانگ مٹی کو نیچے پھینکتے ہوئے بولا:

"یہ سیارہ ایک ہزار سال بعد تباہ ہو جائے گا۔ پھٹ پڑے گا۔"

ماریا نے کچھ پریشان ہو کر کہا:

"لیکن یہ تو شکالی کا سیارہ ہے۔ تم ہی نے تو کہا تھا کہ اس کا باپ یہاں حکومت کرتا ہے۔"

"پھر کیا ہوا۔" تھیوسانگ بولا: "خلا میں کروڑوں اربوں کائناتیں ہیں۔ ان میں کھربوں سے بھی زیادہ نظامِ شمسی ہیں اور ان نظامِ شمسی میں پرانے سیارے پھٹتے اور نئے سیارے جنم لیتے ہی رہتے ہیں۔"

ماریا بولی: "اگر یہ بات ہے تو ہمیں شکالی کو بتا دینا چاہیے کہ وہ اپنے باپ کو لے کر کسی دوسرے سیارے پر چلی جائے۔"

تھیوسانگ نے ہنس کر کہا:

"پہلی بات تو یہ ہے کہ جب سیارہ پھٹے گا شکالی اور اس کا باپ زندہ نہیں ہوں گے دوسری بات یہ ہے کہ اگر ہمیں شکالی مل گئی

تو اسے یہ پیغام بھی پہنچا دیں گے مگر پہلے اسے تلاش تو کر لیا جائے۔"

ماریا نے کہا:

"اس کا باپ تو یہاں کا بادشاہ ہے۔ بادشاہ کے محل کو تلاش کرنے میں کوئی دقت نہیں ہو گی۔"

تھیوسانگ نے کہا:

"ہم سیارے کے جنوبی قطب پر ہیں۔ چلو اس کے وسطی علاقے کی طرف چلتے ہیں۔ شکالی کے باپ کا محل یقیناً اسی جگہ ہو گا۔"

انہوں نے اندھیری رات میں جنگل میں اپنا سفر شروع کر دیا۔

ان کے لیے یہ سفر کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ تھیوسانگ خلائی انسان تھا۔ اسے نہ بھوک، پیاس ستاتی تھی نہ وہ اتنی جلدی تھکنے والا تھا۔ ماریا غائب ہو کر فضا میں تیرتی ہوئی تھیوسانگ کے ہمراہ جا رہی تھی۔ جب کافی وقت چلتے چلتے گذر گیا تو تھیوسانگ نے آسمان پر ستاروں کی طرف دیکھ کر کہا:

"یہاں کی رات بہت لمبی ہوتی ہے ماریا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ستاروں کی گردش بتا رہی ہے۔"

آخر خدا خدا کر کے صبح کی روشنی پھیلنے لگی۔ اس و
وہ دونوں جنگل سے نکل کر ایک اونچے نیچے پو
میدان میں پہنچ چکے تھے۔ دُور دُور تک کسی شاہی
کے آثار نظر نہیں آ رہے تھے۔

"کہیں ہم غلط سمت میں تو نہیں آ گئے؟" ماریا نے پوچھا۔

تھیوسانگ بولا: "نہیں۔ ہم ٹھیک سمت کو جا رہے ہیں۔"

میدان ختم ہوا تو پھر جنگل آ گیا۔ جنگل سے نک
تو سامنے ایک صحرا تھا۔ صحرا میں سے نکلے تو ایک
بہت بڑا پہاڑ دکھائی دیا۔ اس پہاڑ کی دوسری جانب
آئے تو جھیل سے دور شام کے اندھیرے میں ایک
جگمگاتا ہوا شہر نظر آنے لگا جس کے درمیان میں شا
محل کے میناروں اور گنبدوں پر روشنی ہو رہی تھی۔

تھیوسانگ نے خوش ہو کر کہا:

"ماریا! یہی شکالی کے باپ کا شاہی محل ہے۔"

جب وہ شہر میں پہنچے تو دیکھا کر سڑکوں پر کچھ
اور کچھ پرانی وضع کے لیمپ روشن تھے۔ تھیوسانگ بولا

"معلوم ہوتا ہے اس سیارے کے باشندوں نے سائنس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔"

ایک سپاہی ان کے قریب سے گزرا تو تھیوسانگ نے اس سے پوچھا:

"بھائی! کیا بادشاہ اچھال کا یہی شاہی محل ہے؟"

سپاہی نے رُک کر جواب دیا:

"بادشاہ اچھال کا شاہی محل تو یہی ہے مگر وہ خود وہاں نہیں ہے۔"

"کیا وہ زندہ نہیں ہے؟" تھیوسانگ نے سوال کیا۔

سپاہی نے جواب دیا:

"کچھ پتہ نہیں کہ وہ کہاں غائب ہو گیا ہے۔ اس کی جگہ اس کا مشیر دالانگ اب بادشاہ ہے۔"

تھیوسانگ نے دوسرا سوال کر دیا:

"بھائی! کیا بادشاہ کی بیٹی شکالی بھی محل میں نہیں ہے؟"

سپاہی نے کہا:

"کئی روز سے لوگوں نے اسے بھی شاہی محل میں نہیں دیکھا۔ مگر تم یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہو؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیوسانگ بولا: "کچھ نہیں بھائی۔ ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔"

سپاہی آگے نکل گیا تو تھیوسانگ نے ماریا سے کہا:

"ماریا! تم میرے پاس ہی ہو ناں؟"

ماریا نے جھنجلا کر کہا:

"یہ تم ہر بار مجھے کیوں پوچھتے رہتے ہو؟"

تھیوسانگ بولا: "تم مجھے نظر جو نہیں آتی ہو۔"

"مگر میری خوشبو تو تمہیں آتی ہے۔"

"ہاں آتی ہے۔"

"تو بس۔ یہ بات ثابت کرتی ہے کہ میں تمہارے پاس ہوں۔"

تھیوسانگ سڑک کی ایک طرف ہٹ کر درخت کے پاس کھڑا ہو گیا۔ کہنے لگا:

"ماریا! یہاں شاہی محل میں مجھے کوئی زبردست سازش ہوئی لگتی ہے۔"

ماریا نے کہا:

"میرا بھی یہی خیال ہے۔ بادشاہ اچھال کا کوئی پتہ نہیں۔ اس کی بیٹی شکالی بھی گم ہے۔"

تھیوسانگ بولا:

"ہمیں اپنا آپ کسی پر ظاہر نہیں کرنا ہو گا۔ بلکہ کسی خفیہ طریقے سے شکالی کا کھوج لگانا ہو گا۔"

ماریا نے کہا:

"عنبر ناگ کیٹی کے بارے میں بھی تو بزرگ روح نے کہا تھا کہ وہ بھی اسی سیارے پر ہی ہوں گے۔"

"ہاں۔" تھیوسانگ بولا: "وہ بھی یہیں مل جائیں گے۔ لیکن سب سے پہلے ہمیں شاہی محل کی سازش کی جاسوسی کرنی ہو گی کہ اصل معاملہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہو سکتا ہے عنبر ناگ کیٹی کا مسئلہ بھی حل ہو جائے۔"

ماریا کچھ سوچتے ہوئے بولی:

"میں سمجھتی ہوں کہ عنبر ناگ کیٹی بھی باہر نہیں ہیں اگر وہ باہر ہوتے تو شکالی پر کوئی مصیبت نازل نہیں ہو سکتی تھی۔ یقینی بات ہے کہ جس نے بھی بادشاہ کے تخت پر قبضہ کیا ہے اس نے عنبر ناگ کیٹی کو پہلے اپنے راستے سے ہٹایا ہو گا۔ کیوں کہ عنبر ناگ کیٹی تو شکالی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے ساتھ یہاں اُترے تھے:

"تم نے بڑے گہرے نقطے کی بات کی ہے ماریا اب ایسا کرو کہ ذرا محل نما ایک چکر لگا کر یہاں آؤ اور مجھے بتاؤ کہ محل پر کیسی صورتِ حال ہے؟"

○

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

اُڑتا لبادہ

ماریا نے جواب میں کہا:

"تھیوسانگ تم اسی جگہ رہنا۔ ایسا نہ ہو کہ اس سیارے پر آنے کے بعد تم بھی غائب ہو جاؤ۔"

"میں اسی جگہ ملوں گا ماریا۔ تم اب جا کر جائزہ لو شاہی محل کا۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

ماریا خاموشی سے اوپر کو اُڑ گئی۔ تھیوسانگ کو ماریا کی خوشبو آنا بند ہو گئی۔ وہ سمجھ گیا کہ ماریا چلی گئی ہے۔ وہ سڑک کے کنارے ذرا ہٹ کر بچھے ہوئے پتھر کے ایک بنچ پر بیٹھ گیا۔ اس نے صاف طور پر دیکھ لیا تھا کہ یہ سیارہ سائنس اور ٹیکنالوجی میں بہت پیچھے ہے اور سڑکوں پر کہیں کہیں ایٹمی موٹر گاڑیاں ہی چل رہی تھیں۔ فضا میں اس نے کسی بھی راکٹ یا میزائیل کو اڑتے نہیں دیکھا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ادھر ماریا بڑی تیزی سے فضا میں پرواز کرتی ہوئی شاہی محل کی چھت پر جا کر اُتر گئی۔ چونکہ اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا اس لیے وہ بڑی بے خوفی سے محل کی سیڑھیاں اتر کر نیچے آ گئی۔ ایک لمبا برآمدہ تھا جس کے ستونوں کے ساتھ لیمپ روشن تھے۔ پرانی طرز کا محل تھا۔ اس میں سائنس کی ترقی کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

برآمدہ محل کی دوسری منزل میں چاروں طرف چلا گیا تھا۔ درمیان میں نیچے ایک کشادہ باغ تھا جس کے درمیان فوارہ اچھل رہا تھا۔ ماریا برآمدے کے تیسرے کونے میں گئی تو وہاں اسے پہرے دار دکھائی دیئے۔ رات کا پہلا پہر تھا۔ یہاں محل کا ایک خوبصورت دروازہ تھا جس کے اندر سے کچھ آوازیں آ رہی تھیں۔

ماریا خاموشی سے دروازے میں داخل ہو گئی۔

اندر کھانے کی میز لگی تھی۔ ایک آدمی سر پہ ہیرے موتیوں کا تاج رکھے ایک شان دار کرسی پر بیٹھا تھا۔ اس کے آس پاس چار پانچ آدمی زرق برق لباس پہنے بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اور باتیں بھی کر رہے تھے۔ ان میں تاج والا بادشاہ دالانگ تھا اور باقی اس کے

کمانڈر تھے۔ ڈالانگ کے پہلو میں اس کا خاص جاسوس شاطُو بیٹھا تھا۔

ماریا ایک طرف کھڑی ہو کر ان کی باتیں سننے لگی۔ ایک کمانڈر نے کہا:

"حضور ڈالانگ! بادشاہ اچھال کو ضرور دشمن مخلوق نے ہلاک کر ڈالا ہو گا۔ اب آپ اپنی تاج پوشی کا اعلان کر دیں اور سیناھتون سیارے کے مستقل بادشاہ بن جائیں۔"

دوسرے کمانڈروں نے بھی اس خیال کی تائید کی۔

ڈالانگ بولا:

"ابھی نہیں۔ ہمیں کچھ دیر اور انتظار کرنا چاہیے ہو سکتا ہے اچھال آ جائے۔"

اس کے بعد کسی نے اچھال یا اس کی بیٹی شکالی کی بات نہ کی۔ کھانا ختم ہوا تو سوائے بادشاہ دالانگ کے وزیر شاطُو کے باقی سب چلے گئے۔ جب یہ دونوں تنہا رہ گئے تو دالانگ نے قہقہہ لگا کر کہا:

"اچھال تو اب کبھی واپس نہیں آئے گا۔ اب میں ہی سیناھتون کا بادشاہ ہوں۔"

شاطُو بولا: "حضور دالانگ! میں تو اب بھی آپ کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہی مشورہ دوں گا کہ اچھال اور اس کی بیٹی کا کام ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تمام کر دیا جائے۔ نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔"

دالانگ نے کہا:

"شاطو! میں یہ کام جس وقت چاہوں کر سکتا ہوں۔ مگر ابھی تھوڑا صبر کرنا ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ لوگوں کے دلوں سے اچھال بادشاہ اور اس کی بیٹی شکالی کا خیال نکل جائے۔ پھر ان دونوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔"

شاطو ریشمی رومال سے اپنے ہونٹ صاف کرتے ہوئے بولا: "بادشاہ اچھال کی سرنگ اسی طرح بند ہے نا؟"

دالانگ نے مٹھی بند کر کے کہا:

"ایسی بند ہے کہ اچھال ساری زندگی وہاں سے باہر نہیں نکل سکے گا۔"

پھر جماہی لے کر بولا:

"اچھا۔ اب میں سونے جا رہا ہوں۔"

اور ڈالانگ اپنے بیڈ روم میں داخل ہو گیا۔ یہاں دو کنیزیں کھڑی تھیں۔ ماریا بھی بادشاہ دالانگ کے ساتھ ہی اس کے بیڈ روم میں داخل ہو گئی۔ کنیزوں نے بادشاہ

ڈالانگ کے بیڈ روم میں خوشبوؤں بھری شمع روشن کی اور ادب سے سلام کر کے واپس جانے لگیں تو ڈالانگ نے کہا:

"شاہی نجومی کو بھیج دو۔"

کنیزیں جھک کر سلام کر کے چلی گئیں۔

ماریا بیڈ روم کے کونے میں کھڑی بادشاہ دالانگ کی ایک ایک حرکت کا جائزہ لے رہی تھی۔ اسے یہ معلوم ہو چکا تھا کہ شکالی اور اس کے باپ کو اسی مکار شخص نے کسی گمنام جگہ قید کر کے تخت پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اب وہ یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ شکالی اور اس کے باپ کو اس مکار سازشی نے کس جگہ بند کر رکھا ہے۔

بادشاہ ڈالانگ بڑے مزے سے پلنگ پر نیم دراز ہو گیا تھا۔ اتنے میں لمبی ڈاڑھی والا شاہی نجومی ہاتھ میں پوتھی لیے داخل ہوا۔ اس نے جھک کر تین بار سلام کیا اور ادب سے کھڑا ہو گیا۔

ڈالانگ نے کہا:

"ذرا ستاروں کا حساب لگاؤ اور بتاؤ کہ ہمارے سیارے پر اس وقت کن کن ستاروں کا اثر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پڑ رہا ہے۔"

بوڑھے نجومی نے فوراً پوتھی نکالی۔ پتھر کی سلیٹ پر کچھ آڑھی ترچھی لکیریں بنائیں اور پھر ایک دم سے چونک کر بولا:

"حضور ڈالانگ آپ کے بیڈ روم میں کوئی دوسرا انسان موجود ہے۔"

ڈالانگ جلدی سے بستر پر اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ شاہی نجومی! یہاں سوائے تمہارے دوسرا کوئی انسان نہیں ہے۔"

نجومی بولا: "حضور ڈالانگ! میرا زائچہ بتا رہا ہے کہ اس کمرے میں کوئی تیسرا انسان بھی سانس لے رہا ہے۔"

ماریا تو یہ سنتے ہی گھبرا گئی کہ کہیں یہ کم بخت اس کو دیکھ نہ لے۔ تیزی سے بیڈ روم میں سے باہر نکل گئی۔

ڈالانگ نے غصے سے کہا:

"ذرا غور سے زائچہ دیکھو۔ یہاں مجھے تو کوئی تیسرا انسان دکھائی نہیں دیتا۔"

اب جب نجومی نے زائچے کو دیکھا تو وہاں تیسرا انسان غائب تھا۔ کچھ شرمندہ سا ہو کر بولا:

"حضور ڈالانگ! اب وہ انسان یہاں نہیں ہے۔"

بادشاہ ڈالانگ نے شاہی نجومی کو جھڑک دیا:

"بیکار باتیں مت کیا کرو۔ تم اب بوڑھے ہو گئے ہو۔ تمہارا دماغ تمہارے بس میں نہیں رہا۔ اگر پھر کبھی اس قسم کی بہکی بہکی باتیں کیں تو میں تمہاری جگہ کسی دوسرے نوجوان نجومی کو رکھ لوں گا۔"

شاہی نجومی نے ہاتھ جوڑ کر کہا:

"حضور ڈالانگ! میں وعدہ کرتا ہوں پھر ایسی بات ہرگز نہیں کروں گا۔"

یہ گفتگو ماریا نے بھی سن لی جو بیڈ روم کے دروازے کی دوسری جانب کھڑی تھی۔ اب وہ بلا جھجک اندر آگئی۔ وہ خوب جانتی تھی کہ اب اگر نجومی کو اپنے زائچے پر وہ نظر آ بھی گئی تو وہ ڈالانگ سے اس کا ذکر نہیں کرے گا اور ایسا ہی ہوا۔ ماریا کے اندر آنے کے بعد جب شاہی نجومی نے دوسری بار زائچے پر نگاہ ڈالی تو زائچہ صاف صاف بتا رہا تھا کہ بیڈ روم میں ایک غیبی انسان موجود ہے اور سانس لے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہا ہے۔ مگر شاہی نجومی نے ڈالانگ کو بالکل نہ بتایا۔ اسے کیا ضرورت تھی کہ بتا کر اپنے اوپر مصیبت نازل کرتا۔ ڈالانگ نے پوچھا:

"اب بتاؤ کہ ہمارے سیارے پر کن کن ستاروں کا اثر پڑ رہا ہے۔"

نجومی بولا: "حضور ڈالانگ! اس وقت ہمارے سیارے پر کچھ منحوس ستاروں کے اثرات آ رہے ہیں مگر یہ کوئی تشویش کی بات نہیں۔ چند روز میں یہ اثرات ختم ہو جائیں گے۔"

ڈالانگ نے کہا:

"کیا ان اثرات کو ہمیشہ کے لیے ختم نہیں کیا جا سکتا؟"

بوڑھا نجومی کہنے لگا:

"حضور ڈالانگ! کل سے شاہی محل کے سب سے اونچے برج پر تانبے کی ایک تار کیسر میں بھگو کر لگا دیجئے گا۔ پھر ستاروں کے منحوس اثرات ختم ہو جائیں گے۔"

بادشاہ ڈالانگ خنجر سے سیب کاٹنے لگا۔ پھر ایک قاش اپنے منہ میں ڈال کر بولا:

"اور میرے دشمنوں کا کیا حال ہے؟"

نجومی نے ایک بار پھر سلیٹ پر بنے ہوئے زائچے پر نظر ڈالی اور کہا:

"حضور ڈالانگ! آپ کے دشمن زمین کے اندر تڑپ رہے ہیں۔"

ڈالانگ نے ایک قہقہہ لگایا اور ہاتھ کے اشارے سے کہا:

"اب تم جاؤ — جاؤ۔"

شاہی نجومی نے سر جھکایا اور خاموشی سے اپنی پوتھی سنبھالے باہر نکل گیا۔ ماریا کو خیال آیا کہ یہ نجومی ہی بتا سکتا ہے کہ عنبر ناگ اور کیٹی کہاں ہیں۔ کیوں کہ بادشاہ ڈالانگ ان ہی کو اپنا دشمن سمجھتا ہے اور اس نے ہی انہیں کسی خفیہ جگہ پر چھپا رکھا ہے۔

ماریا بھی چپکے سے شاہی نجومی کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ شاہی نجومی شاہی محل کی دوسری منزل کے آخری کمرے میں رہتا تھا۔ وہ اپنے کمرے میں داخل ہو گیا۔ ماریا اس کے ساتھ تھی۔ نجومی کے کمرے میں میز کرسی پلنگ لگا تھا۔ کھڑکی میں ستاروں کو دیکھنے والی دوربین لگی تھی۔ میز پر ایک بڑا سا گلوب پڑا تھا۔ شاہی نجومی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے زائچے کی سلیٹ تپائی پر رکھی تو ایک بار پھر اس کی نظر اس پر پڑ گئی۔ زائچے کی لکیریں صاف بتا رہی تھیں کہ کمرے میں کوئی ایسا انسان موجود ہے جو نظر نہیں آ رہا ہے۔

شاہی نجومی نے سلیٹ اُلٹی کر دی اور گردن گھما کر پوچھا:

"تم کون ہو؟"

ماریا خاموش رہی۔ اس کے ذہن میں ایک اسکیم تیار ہو رہی تھی۔ وہ چپکے سے وہاں سے نکل آئی اور سیدھی تھیوسانگ کے پاس پہنچی جو سڑک کے کنارے باغ میں بیٹھا تھا۔ ماریا نے تھیوسانگ کو ساری بات سمجھائی اور کہا:

"شاہی نجومی ہی ہمیں عنبر ناگ اور کیپٹن کے بارے میں بتا سکتا ہے۔ تم میرے ساتھ چلو۔"

تھیوسانگ نے پوچھا:

"وہ ہمیں ایسے کیوں بتانے لگا بھلا؟ وہ تمہاری کرامت سے ضرور متاثر ہوگا۔ نجومی پراسرار ہوتے ہیں اور اس قسم کی پراسرار چیزوں کو پسند کرتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ہمیں سب کچھ بتا دے گا۔"

ماریا نے تھیوسانگ کو ساتھ لیا اور شاہی محل کے دروازے سے کچھ دُور پہنچ کر رُک گئی۔ تھیوسانگ نے ایک آنکھ بند کر کے اپنے جسم سے انگلی لگائی اور وہ بالکل چھوٹا سا ہو گیا۔ ماریا نے اسے زمین سے اٹھا کر اپنی ہتھیلی پر رکھ لیا۔ تھیوسانگ ماریا کی ہتھیلی پر آتے ہی غائب ہو گیا۔ ماریا کی اسکیم بھی یہی تھی کہ وہ تھیوسانگ کو غائب کر کے شاہی محل کے اندر لے جائے۔ ماریا بڑی آسانی سے شاہی محل میں داخل ہو گئی۔ پہرے دار اسے دیکھ ہی نہیں سکے۔ ماریا سیدھی محل کی دوسری منزل میں آ گئی۔ سامنے برآمدے کے کونے میں شاہی نجومی کا کمرہ تھا جس میں شمع کی روشنی ہو رہی تھی۔

ماریا بند دروازے میں سے اندر داخل ہو گئی۔ اس نے دیکھا کہ شاہی نجومی شمع کی روشنی میں ایک کتاب پڑھ رہا تھا۔ وہ سلیٹ اس کے پاس ہی رکھی تھی جس پر زائچہ بنایا گیا تھا۔ ماریا خاموشی سے ایک طرف ہو کر کھڑی ہو گئی۔ شاہی نجومی کتاب میں سے کوئی عبارت سلیٹ پر لکھنے لگا تو ایک دم چونک اُٹھا۔ زائچہ پھر بتا رہا تھا کہ کمرے میں کوئی غیبی انسان

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

موجود ہے۔

شاہی نجومی نے آہستہ سے سر پیچھے کر کے کمرے میں غور سے دیکھا۔ سارا کمرہ خالی تھا۔ مگر زائچہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا تھا۔ نجومی کو یقین تھا کہ کمرے میں کوئی غیبی طاقت ضرور موجود ہے۔ ماریا اس کی حیرانی کو دلچسپی سے دیکھ رہی تھی۔ اس نے تھیوسانگ کو اپنے منہ کے قریب لا کر کہا:

"اب تم اپنے آپ کو بڑا کر لو۔"

ماریا نے یہ بات بڑی آہستہ سے سرگوشی کی طرح کی تھی۔ اس نے تھیوسانگ کو فرش پر نجومی کے پلنگ کے پیچھے رکھ دیا۔ تھیوسانگ نے آنکھ بند کر کے انگلی اپنے سینے سے لگائی ہی تھی کہ وہ ایک دم پورے قد سے بڑا ہو گیا۔ ایک جوان آدمی کو اپنے کمرے میں اچانک نمودار ہوتا دیکھ کر شاہی نجومی ساکت سا ہو گیا۔

تھیوسانگ نے اس کے قریب آ کر کہا:

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں پہلے غائب تھا اب ظاہر ہو گیا ہوں اور تمہارا دشمن نہیں ہوں۔"

شاہی نجومی نے اس کی طرف انگلی کا اشارہ کر کے

کہا: "تم۔ تم کون ہو؟ کس دنیا سے آئے ہو؟"

تھیوسانگ بولا: "یہ باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی۔ ایک بات غور سے سنو۔ میں تم سے مدد مانگنے آیا ہوں۔ میرے دو بھائی اور ایک بہن اس سیارے پر آئے تھے۔ اب وہ مجھے نہیں مل رہے۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ بادشاہ ذالانگ نے انہیں کسی جگہ قید کر رکھا ہے۔ تم مجھے زائچہ بنا کر بتاؤ کہ یہ لوگ کہاں ہیں۔"

شاہی نجومی بولا:

"کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اپنے بادشاہ کے ساتھ غداری کروں؟ نہیں۔ میں یہ کبھی نہیں کر سکتا۔ تم جو کوئی بھی ہو۔ یہاں سے نکل جاؤ۔"

تھیوسانگ کو غصہ تو بہت آ گیا لیکن خاموش رہا۔ کیوں کہ بہرحال یہ نجومی وفاداری کی بات ہی کر رہا تھا۔ تھیوسانگ نے کہا:

"اگر تم مجھے زائچہ بنا دو تو میں تمہیں ایک ایسی کرامت دکھاؤں گا جو تم نے پہلے کبھی نہیں دیکھی ہو گی۔"

"وہ کیا ہے؟" شاہی نجومی نے شوق سے پوچھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیوسانگ نے ایک آنکھ بند کی اور کہا:

"مجھ سے ہاتھ ملاؤ۔"

جونہی نجومی نے تھیوسانگ سے ہاتھ ملایا وہ اس کی انگلی لگتے ہی ایک دم سے بالکل چھوٹا سا ہو گیا۔ نجومی چڑیا کے بچے کی طرح اپنی کرسی پر ادھر اُدھر دوڑ رہا تھا اور باریک آواز میں چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا۔

"مجھے بڑا کرو۔ مجھے بڑا کرو۔ تم جو کہتے ہو میں کروں گا۔"

تھیوسانگ نے دوبارا آنکھ بند کر کے اسے انگلی لگائی تو نجومی پھر سے بڑا ہو گیا۔ ماریا یہ دیکھ کر بڑی خوش ہو رہی تھی۔

شاہی نجومی نے اپنے جسم پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا:

"یہ۔ یہ جادو تم نے کہاں سے سیکھا ہے؟"

تھیوسانگ بولا: "یہ ایک راز ہے جو میں کسی کو نہیں بتا سکتا۔"

نجومی بولا: "تو پھر میں بھی زائچہ نہیں بناؤں گا۔"

تھیوسانگ اسے یہ راز کیسے بتا سکتا تھا؟ وہ یہ کرامت اسے دے بھی نہیں سکتا تھا۔ اس لئے شاہی نجومی کی بہت منت سماجت کی مگر وہ اپنی ضد پر اڑا

رہا کہ پہلے راز بتاؤ۔ پھر زائچہ بناؤں گا۔

تھیوسانگ نے آہستہ سے کہا:

"ماریا! اب تمہاری باری ہے۔ تم کچھ کرو۔"

"یہ۔ یہ تم کس سے بات کر رہے ہو؟" نجومی نے تعجب سے پوچھا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا تمہیں۔" تھیوسانگ یہ کہہ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

شاہی نجومی نے اچانک جیب میں سے خنجر نکال لیا اور بولا:

"اگر تم نہیں جاتے تو میں تمہیں ختم کر دوں گا۔"

تھیوسانگ ہنسا: "کیا بچوں ایسی باتیں کر رہے ہو۔"

اتنے میں شاہی نجومی کے ہاتھ سے خنجر اپنے آپ ایک جھٹکے کے ساتھ اوپر کو اچھل کر غائب ہو گیا۔ نجومی کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اس نے ایک قدم پیچھے ہٹ کر کہا:

"یہاں۔ یہاں کوئی غیبی انسان موجود ہے۔"

ماریا نے شاہی نجومی کے سر پر رکھی ہوئی ٹوپی بھی اتار کر غائب کر لی۔ پھر اسے پراسرار آواز میں کہا:

"میں تمہاری موت کا پیغام لے کر آئی ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ نوجوان میرا بھائی ہے۔ یہ جس طرح کہتا ہے ویسے ہی کرو۔ نہیں تو میں ابھی تمہاری گردن مروڑ ڈالوں گی۔"

شاہی نجومی نے ہاتھ باندھ لیے اور کپکپاتی آواز میں بولا:

"میں تیار ہوں۔ میں تیار ہوں۔"

تھیوسانگ مسکرانے لگا:

"تو پھر زائچہ بنا کر بتاؤ کہ بادشاہ کے دشمن زمین کے اندر کس جگہ پر ہیں؟"

شاہی نجومی اسی وقت پوتھی کھول کر بیٹھ گیا۔ اس نے سلیٹ پر سے پہلی لکیریں بجھا دیں اور دوسری لکیریں بنائیں۔ پھر غور کرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد بولا:

"اگر میں تمہیں بتا دوں کہ تمہارے بھائی اور بہن کہاں پر ہیں تو تم بادشاہ کو تو نہیں بتا دو گے؟"

تھیوسانگ نے کہا:

"میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارے بارے میں کسی کے آگے اپنی زبان نہیں کھولوں گا اور یہ میرا پکا وعدہ ہے۔"

نجومی نے سر جھکا دیا اور پھر سے غور کرنے لگا۔

تھوڑی دیر بعد بولا:

"زائچہ غیب کا پورا پورا حال نہیں بتا سکتا۔ یہ کچھ نشانیاں ضرور بتا دیتا ہے۔ میں تمہیں یہ تو نہیں بتا سکتا کہ تمہارے بہن بھائی کہاں ہیں مگر جتنا کچھ میرا زائچہ بتا رہا ہے وہ میں تمہیں بتا دوں گا۔"

"ہاں ہاں تم وہی ہمیں بتا دو۔" تھیوسانگ نے کہا:

شاہی نجومی زائچے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا:

"تمہارے دو بھائی اور ایک بہن ہے۔ ان لوگوں کو میں ویران چاند پر کسی گہرے کنوئیں میں دیکھ رہا ہوں۔ تمہارا ایک بھائی پتھر کے عقاب کی شکل میں ہے۔ یہ تینوں کنوئیں کے نیچے پڑے ہیں۔ کنوئیں کا منہ بھاری پتھر سے ڈھکا ہے۔ وہ باہر نہیں نکل سکتے۔"

ماریا نے پوچھا:

"یہ ویران چاند کہاں ہے؟"

شاہی نجومی بولا:

"ہمارے سیارے سے ہزاروں میل کے فاصلے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پر ہے۔ تم بالکل باہر نکل کر آسمان پر اسے دیکھ سکتے ہو۔ یہ بھورا ویران چاند ہے۔ وہاں آج تک ہم میں سے کوئی نہیں گیا۔"

تھیوسانگ نے پوچھا:

"کیا وہاں کوئی آبادی بھی ہے؟"

نجومی نے کہا:

"ہم اپنے بڑے بوڑھوں سے سنتے آئے ہیں کہ ویران چاند میں خلائی ڈاکوؤں کی کوئی مخلوق رہتی ہے مگر ہم نے انہیں کبھی نہیں دیکھا۔"

ماریا نے بے تابی سے پوچھا:

"ویران چاند پر جانے کا کیا ذریعہ ہے؟"

نجومی نے کہا:

"تم تو غائب حالت میں ہو۔ اڑ کر جا سکتی ہو۔"

تھیوسانگ نے کہا:

"ہمیں اپنے بھائی بہن کو وہاں سے نیچے بھی تو لانا ہے۔ ہم انہیں کیسے نیچے لائیں گے۔ ہم خود تو شاید وہاں پہنچ ہی جائیں گے۔"

شاہی نجومی بولا:

"بادشاہ دالانگ کی شاہی خواب گاہ میں سیاہ

لبادے رکھے ہیں۔ میرا حساب بتا رہا ہے کہ اگر وہ لبادہ کوئی شخص اوڑھ لے تو ہوا میں اُڑ سکتا ہے۔"

ماریا بولی: "ٹھیک ہے میں وہ سیاہ لبادے لے آؤں گی۔"

شاہی نجومی نے جلدی سے کہا:

"لیکن اپنا وعدہ تم لوگ یاد رکھنا۔ بادشاہ کو یہ معلوم نہ ہو کہ یہ ساری باتیں میں نے تمہیں بتائی ہیں۔"

تھیوسانگ نے کہا:

"تم بالکل فکر نہ کرو۔ ہم تمہارا نام بالکل زبان پر نہیں لائیں گے۔"

پھر تھیوسانگ نے ماریا سے کہا:

"ماریا! تم بادشاہ دالانگ کی خواب گاہ میں جاؤ اور سیاہ لبادے تلاش کر کے لے آؤ۔ میں اسی جگہ تمہارا انتظار کروں گا۔"

ماریا بہت اچھا کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔

بادشاہ کے بیڈ روم میں ہلکی ہلکی روشنی ہو رہی تھی بادشاہ گہری نیند سو رہا تھا۔ ماریا نے ایک سنہری پھُ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بوتلوں والی الماری کو کھولا تو کھٹکا ہوا۔ بادشاہ کی آنکھ کھل گئی۔

"کون ہے؟"

وہ ایک دم سے اٹھ بیٹھا۔ ماریا الماری بند کر چکی تھی ڈالانگ نے بیڈ روم میں چاروں طرف دیکھا۔ وہاں اسے کوئی نظر نہ آیا۔ وہ پھر سو گیا۔ جب اس کے ہلکے ہلکے خراٹوں کی آواز آنے لگی تو ماریا نے آہستہ سے الماری کھول دی۔ الماری کے اوپر والے خانے میں کچھ کالے کپڑے رکھے تھے۔ ماریا نے انہیں باہر نکال کر دیکھا۔ یہ سیاہ لبادے تھے جو آدمی اپنے کاندھوں پر ڈال لیتے ہیں۔ ماریا نے چار لبادے نکال کر انہیں لپیٹ کر سنبھالا اور الماری بند کر کے بیڈ روم سے چلی گئی۔

یہاں سے نکل کر وہ سیدھی شاہی نجومی کے کمرے میں پہنچی اور نجومی کو وہ لبادے دکھائے۔ اس نے کہا:

"یہی وہ سیاہ لبادے ہیں جو انسان کو خلا میں اڑا سکتے ہیں۔"

اس نے ایک بار پھر بڑی عاجزی سے کہا:

"میرا نام نہ لینا بادشاہ کے آگے۔"

"تم کیوں گھبراتے ہو؟ تمہارا نام کبھی نہیں لیا جائیگا۔"

ماریا نے لبادے اپنے پاس رکھ لیے تھے۔ وہ اور تھیوسانگ وہاں سے نکل کر شاہی محل کی چھت پر آگئے۔ دور آسمان پر بھورے رنگ کا ویران چاند خلا میں لٹکا ہوا تھا۔

ماریا نے کہا:

"اگر اس نجومی کا زائچہ ٹھیک بول رہا تھا تو عنبر ناگ اور کیٹی اسی چاند پر ہوں گے۔"

تھیوسانگ بولا: "میں خلائی نجومیوں کو جانتا ہوں ان لوگوں کے زائچے کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ ان کے اندازے بالکل درست ہوتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ عنبر ناگ اور کیٹی اسی ویران چاند پر ہی کسی اندھیرے کنوئیں میں ہوں گے۔"

ماریا نے کہا:

"مگر ناگ کیسے پتھر کا عقاب بن گیا؟"

"یہ مسئلہ تو اسے دیکھ کر ہی حل ہو گا۔" تھیوسانگ بولا:

ماریا نے کہا:

"پھر ہمیں ویران چاند کی طرف اپنا سفر شروع کر دینا چاہیے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ کہہ کر ہیتوسانگ نے ایک سیاہ لبادہ اپنے کاندھے پر ڈال کر اس کی ڈوریاں اپنے جسم کے ساتھ باندھ لیں۔ ماریا نے کہا:

"میں تمہارے ساتھ ساتھ خلا میں اڑ رہی ہونگی۔ تم میری فکر نہ کرنا۔"

اچانک ایک طرف سے آواز آئی:

"خبردار! کھڑے رہو۔"

ماریا اور ہیتوسانگ نے چونک کر دیکھا۔ ایک پہرے دار ہاتھ میں تلوار تھامے ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔

ماریا نے کہا:

"کم بخت کی موت اسے یہاں لے آئی ہے۔"

پہرے دار نے آگے بڑھ کر ہیتوسانگ کو پکڑنا چاہا تو ماریا نے اسے گردن سے دبوچ کر پیچھے کھینچ لیا اور بولی:

"احمق! کیوں موت کو بلا رہے ہو۔ بھاگو یہاں سے۔"

پہرے دار نے آواز سنی اور عورت نظر نہ آئی تو اس کی ٹانگیں کانپنے لگیں۔ ماریا نے اس کے ہاتھ سے تلوار جھٹک دی اور اسے چھت پر سے دو فٹ اونچا اٹھا کر کہا:

"یہاں سے بھاگ جاؤ اور خبردار پیچھے مڑ کر نہ دیکھنا۔"

ماریا نے اسے چھوڑ دیا۔

پہرے دار ایسا بھاگا کہ ایک نظر بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھا۔ ماریا بولی:

"ہیتوسانگ! ویران چاند کا سفر شروع کرو۔"

ہیتوسانگ بولا: "میں اچھلتا ہوں۔ شاید اس طریقے سے ہوا میں یہ لبادہ مجھے اڑا لے جائے۔"

ہیتوسانگ نے چھت کے کنارے پر کھڑے ہو کر اوپر کو چھلانگ لگائی تو وہ ہوا میں اڑنے لگا۔ ماریا اس کے ساتھ ساتھ تھی۔

ہیتوسانگ بولا: "اس کا رُخ ویران چاند کی طرف ہو رہا ہے۔"

ماریا نے کہا:

"معلوم ہوتا ہے اسے چاند کی طرف سیٹ کیا گیا ہے۔ ضرور عنبر ناگ اور کیٹی کو یہ مکار والانگ ہی ویران چاند پر چھوڑ کر آیا ہو گا۔"

ہیتوسانگ بولا: "لبادے کی رفتار تیز ہو رہی ہے ماریا۔"

"یہ تو اچھی بات ہے۔"

ہیتوسانگ سیاہ لبادے میں چھپا انتہائی برق رفتاری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یعنی بجلی ایسی تیزی کے ساتھ خلا میں ویران چاند کی طرف اڑا جا رہا تھا۔ ماریا اس کے ساتھ ساتھ خلا میں اڑ رہی تھی۔ شاہی محل اور پھر سیارہ سیناتھون بہت پیچھے رہ گیا۔ ان کی رفتار اور تیز ہو گئی۔

سیارہ سیناتھون کے حلقے سے نکلتے ہی رات ختم ہو گئی۔ اب ایک تاریک خلا ان کے سامنے تھا جس میں بھورا چاند بڑے دھیمے دھیمے چمک رہا تھا۔ کتنی ہی دیر تک خلا میں اڑتے رہنے کے بعد آخر وہ ویران چاند کے قریب پہنچ گئے۔ چاند بڑا ہوتے ہوتے اتنا بڑا ہو گیا کہ اب تھیوسانگ اور ماریا کو اس کی گولائی نظر نہیں آ رہی تھی۔ ان کے نیچے چاند کی پتھریلی ویران زمین ایک سنسان میدان کی طرح نظر آنے لگی تھی جہاں جگہ جگہ زمین میں گڑھے پڑے تھے اور اونچی نیچی پہاڑیاں اور گہری گھاٹیاں پھیلی ہوئی تھیں۔

تھیوسانگ نے ماریا سے کہا:

"اگر دالانگ خود عنبر ناگ کیپٹن کو یہاں لایا تھا تو اس کا مطلب ہے کہ چاند پر فضا موافق ہے۔"

ماریا بولی: "ہم ویران چاند کی فضا میں داخل ہو چکے ہیں تھیوسانگ — دیکھو ہمیں سانس لینے میں ذرا بھی تکلیف محسوس نہیں ہو رہی۔"

تھیوسانگ نے کہا:

"نیچے تو گہری گہری گھاٹیاں ہیں۔ مجھے تو یہاں کوئی خلائی ڈاکوؤں کی مخلوق دکھائی نہیں دے رہی۔ میں نیچے اتر رہا ہوں ماریا۔"

"او۔ کے تھیوسانگ۔"

تھیوسانگ نے مسکرا کر کہا:

"یہ تم نے انگریزی میں کیوں کہا؟"

ماریا نے ہنس کر کہا:

"کبھی کبھی میں انگریزی بول لیا کرتی ہوں۔"

تھیوسانگ بولا: "او کے۔"

اور وہ دونوں ہنستے ہوئے ویران چاند کی ایک گہری گھاٹی میں اتر گئے۔ تھیوسانگ نے ویران چاند کی زمین پر سے پتھر کا ایک ٹکڑا اٹھا کر اسے غور سے دیکھا۔ وہ چاند کے جس حصے پر اترے تھے وہاں دن کی روشنی پھیلی تھی۔ ماریا نے پوچھا:

"کیا اس پتھر میں کوئی خاص بات ہے تھیوسانگ؟"

تھیوسانگ نے پتھر کو پھینک کر کہا:

"اس میں یورینیم کی بھاری مقدار موجود ہے اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس پتھر سے لگتا ہے کہ اس میں سے یورینیم نکالنے کی کوشش کی گئی ہے۔"

ماریا نے کہا: "اس کا مطلب ہے کہ یہاں کوئی مخلوق موجود ہے۔"

"ہاں۔ کوئی نہ کوئی خلائی مخلوق ضرور یہاں رہتی ہے جو ان پتھروں سے یورینیم نکالتی ہے۔" تھیوسانگ نے کہا۔

ماریا بولی: "کہیں یہ وہی خلائی ڈاکو تو نہیں ہیں جن کے بارے میں نجومی بتا رہا تھا؟"

"ہو سکتا ہے۔"

اتنا کہہ کر وہ ایک پہاڑی کی چڑھائی چڑھنے لگے۔

○

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ایٹم بموں کی تلاش

کتنی ہی دیر تک وہ چڑھائی چڑھتے رہے۔ جب پہاڑ کی دوسری طرف آئے تو دیکھا کہ سامنے ایک اور پہاڑ کھڑا ہے۔ بیچ میں ایک میدان ہے جہاں بڑے بڑے پتھروں کے ٹکڑے بکھرے ہوئے ہیں۔ تھیوسانگ نے کہا کہ یہ چاند سچ مچ ویران ہے۔ ہم عنبر ناگ کیٹی کو یہاں کیسے تلاش کریں گے۔

ماریا نے کہا:

"میں پہاڑ کی دوسری جانب جا کر دیکھتی ہوں شاید وہاں کوئی آبادی ہو۔"

یہ کہہ کر ماریا ہوا میں اوپر کو اٹھتی چلی گئی۔ پھر وہ پہاڑ کے اوپر اڑنے لگی۔ جب وہ دوسرے پہاڑ کے پار پہنچی تو دیکھا کہ دور ایک پہاڑی کی ڈھلان پر بہت بڑے لومڑ کا منہ کھلا ہے۔ ماریا قریب آئی تو معلوم ہوا کہ لومڑ کا چہرہ پہاڑ کی چٹان کھود کر بنایا گیا ہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لومڑ کا منہ پورا کھلا تھا اور اس کے حلق میں ایک بہت بڑے غار کا راستہ تھا جو اندر جا رہا تھا۔ لومڑ کے لمبے نوکیلے دانت بڑے بڑے ستونوں کی طرح باہر کو نکلے ہوئے تھے۔ یہاں موت ایسی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ماریا نے سوچا کہ اس لومڑ کے منہ کے اندر جا کر دیکھنا چاہیے۔

جونہی اس نے لومڑ کے منہ میں پاؤں رکھا لومڑ کے حلق سے ایک بھیانک چیخ بلند ہوئی۔ ماریا جلدی سے پیچھے ہٹ گئی۔ اس چیخ کے ساتھ ہی لومڑ کے حلق میں سے نیلی اور سفید آگ کے شعلے باہر کو لپکنے لگے ماریا اوپر کو اُڑ گئی۔ اور تیزی سے واپس تھیوسانگ کے پہنچ کر سارا ماجرا بیان کیا۔

تھیوسانگ بولا:

"اس کا مطلب ہے کہ یہاں ضرور کوئی مخلوق آباد ہے۔"

وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ آسمان پر زناٹے کی زوں زوں کی آواز سنائی دی۔ وہ تیزی سے ایک پتھر کے پیچھے ہو گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ آسمان پر دو لمبے قد کے آدمی اڑے چلے آ رہے ہیں۔ ان کے پیچھے ایک ایک راکٹ بندھا ہے جس میں سے گیس تیزی سے خارج ہو رہی ہے

اور اس کی مدد سے دونوں خلائی آدمی ہوا میں اڑتے جا رہے ہیں۔ وہ دونوں تھیوسانگ اور ماریا کے سروں کے اوپر سے گزر گئے۔

"یہی وہ مخلوق ہے جو اس غار میں رہتی ہو گی۔"

ماریا نے کہا۔

تھیوسانگ بولا: "لومڑ کے منہ میں خفیہ الارم لگا ہو گا جو کسی بھی غیر مخلوق کی آمد پر چیخ اُٹھتا ہو گا۔"

ماریا نے کہا:

"ہو سکتا ہے ان لوگوں نے ہی عنبر ناگ کیٹی کو اپنے غار میں بند کر رکھا ہو۔"

تھیوسانگ کہنے لگا:

"اس کا پتہ تو تم ہی چلا سکتی ہو۔ کیوں کہ تمہیں کوئی بھی نہیں دیکھ سکے گا۔"

اسی طرح باتیں کرتے ہوئے وہ پہاڑ کا پتھریلا میدان عبور کر کے سامنے والی پہاڑی کی اس غار کے قریب پہنچ گئے۔ جہاں بہت بڑے لومڑ کا منہ کھلا تھا۔ ماریا نے کہا:

"یہ ہے وہ لومڑ جس کے حلق میں سے اندر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

راستہ جاتا ہے۔"

تھیوسانگ بولا:

"میں دیکھ رہا ہوں۔"

ایک بار پھر فضا میں زناٹے کی آواز سنائی دی۔ ماریا اور تھیوسانگ جلدی سے ایک پتھر کی اوٹ میں ہو گئے۔ ایک اور راکٹ والا خلا باز فضا میں اُڑتا ہوا آیا اور زوں کی آواز کے ساتھ لومڑ کے بُت کے حلق میں سے ہو کر غار میں داخل ہو گیا۔

تھیوسانگ بولا: "ماریا! ہم دونوں کو اندر جانا ہو گا اور اس کا طریقہ وہی ہو گا۔ میں چھوٹا ہو جاتا ہوں۔ تم مجھے اپنے ہاتھ میں اُٹھا لو اس طرح میں بھی تمہارے ساتھ غائب ہو جاؤنگا اور اندر چل کر دیکھیں گے کہ یہ کون لوگ ہیں۔"

ماریا نے کہا:

"لومڑ چیخ اُٹھے گا اور پھر اندر سے آگ کے شعلے نکلیں گے۔ مجھے تو کچھ نہیں ہو گا ان شعلوں سے کہیں تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔"

تھیوسانگ نے مسکرا کر کہا:

"ماریا! شاید تم بھول گئی ہو کہ میں صرف اسی صورت میں ہلاک ہو سکتا ہوں، کہ میرے ہاتھ کی کوئی انگلی کاٹ دی جائے۔ یہ آگ مجھ پر کوئی اثر نہیں کرے گی۔"

یہ کہہ کر تھیوسانگ نے اپنے آپ کو چھوٹا کر لیا۔ ماریا نے اسے اٹھا لیا۔ ماریا کے اُٹھاتے ہی تھیوسانگ بھی غائب ہو گیا۔ ماریا غار کی طرف بڑھی۔ جونہی وہ لومڑ کے حلق میں داخل ہوئی لومڑ کے اندر سے ایک بھیانک چیخ بلند ہوئی مگر ماریا نہ رُکی۔ وہ ہوا میں تیرتی لومڑ کے حلق کے اندر بڑھتی چلی گئی۔ ایک دم سے اس غار نما حلق میں سے آگ کے شعلے بھڑک اُٹھے۔ ان شعلوں کی رفتار بہت تیز تھی مگر ماریا اس میں سے گزر گئی اور اسے کوئی نقصان نہ پہنچا۔

اس نے شعلوں سے نکلتے ہی تھیوسانگ کو اپنے منہ کے قریب لا کر پوچھا کہ اسے تو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ تھیوسانگ نے باریک آواز میں کہا:

"میں بالکل ٹھیک ہوں ماریا۔ تم ان لوگوں کے درمیان چلو۔ پتہ کرتے ہیں کہ یہ مخلوق

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کون ہے؟"

لومڑ کا حلق آگے جا کر ڈھلانی راستے میں بدل گیا۔ ماریا زمین سے پندرہ فٹ بلند ہو کر پیتہ کر رہی تھی۔ اس کی رفتار بہت ہی دھیمی تھی۔ غار میں ابھی تک اسے کوئی خلائی آدمی نظر نہیں آیا تھا۔ غار ختم ہوا تو اس نے چار خلائی سپاہیوں کو دیکھا کہ ہاتھوں میں خلائی گنیں لیے غار کے دروازے کی طرف بھاگ رہے تھے۔

ماریا نے ان پر کوئی توجہ نہیں دی اور آگے بڑھی۔ آگے ایک اونچا دروازہ آ گیا جو کھلا تھا۔ ماریا اندر گئی تو دیکھا کہ ایک جگمگاتا ہوا سفید کمرہ ہے جہاں چاندی ایسی سفید کرسیوں پر کچھ خلائی لوگ بیٹھے ہیں۔ ان کے درمیان ایک خلائی آدمی بڑی کرسی پر بیٹھا ہے۔ دیوار پر جگہ جگہ ننھے ننھے رنگ برنگ بلب جل رہے ہیں۔ دو آدمی یہاں کھڑے غور سے جلتے ہوئے بلبوں کی پوزیشن نوٹ کر رہے ہیں۔

بڑی کرسی پر بیٹھا ہوا خلائی آدمی کا ناک لمبا اور آنکھیں ترچھی تھیں۔ وہ ان کا چیف لگتا تھا۔ ماریا اور تھیوسانگ کی موجودگی کا یہاں کسی کو احساس نہیں ہوا تھا۔ ماریا خاموشی سے کمرے میں ایک طرف کھڑی ہو گئی۔

یہ لوگ بالکل خاموش بیٹھے تھے۔ اتنے میں ایک خلائی سپاہی اندر آیا۔ چیف نے بھاری مگر کھرکھراتی آواز میں پوچھا:

"کون تھا وہ؟"

سپاہی بولا: "کوئی بھی نہیں تھا چیف!"

"تو پھر الارم کیوں بجا؟" اس نے چلّا کر کہا:

سپاہی بولا: "چیف! الارم میں کوئی خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ اسے ٹھیک کیا جا رہا ہے۔"

چیف کہنے لگا: "ہمیں ہر لمحہ دشمن کی طرف سے خطرہ رہتا ہے۔ الارم وقت پر خراب ہو گیا تو دشمن ہمارے اندر گھس آئے گا۔"

ایک خلائی آدمی بولا:

"چیف! اب ہمیں اپنے دشمن سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔ چار روز بعد ہم ان کے سیارے پر ایٹم بم گرانے والے ہیں۔ وہ سیارہ بالکل تباہ ہو جائے گا اور ہمارا دشمن بھی باقی نہیں رہے گا۔"

چیف بولا: "لیکن جب تک ہم ایٹم بم نہیں گراتے ہمیں دشمن کی طرف سے ہوشیار رہنا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہو گا۔ وہ بھی ہمارے غار میں کوئی بم رکھ کر ہمیں تباہ کر سکتے ہیں۔"

چیف نے حکم دے دیا کہ غار کے باہر پہرہ سخت کر دیا جائے۔

پھر اس نے دیوار پر ایک بٹن کو دبایا۔ دیوار میں ایک نقشہ روشن ہو گیا۔ اس نقشے پر کئی ستارے اور سیارے نظر آ رہے تھے۔ ایک بڑا سا سیارہ بڑی تیزی سے چمک رہا تھا۔ چیف نے اس سیارے پر انگلی رکھ کر کہا:

"یہ ہے بُشکال سیارہ جہاں ہماری دشمن مخلوق آباد ہے چار روز بعد اس پر ایٹم بم گرا دیا جائے گا اور یہ سیارہ ہمیشہ کے لیے موت کی نیند سو جائے گا۔"

ایک خلائی آدمی بولا:

"چیف! یہاں جتنے بچے اور عورتیں ہیں ہمیں چاہیے کہ ان کے جسموں کے فاسفورس نکال لیں۔"

چیف نے کہا:

"اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ایٹم بم مار کر ان سب کو ایک دم سے

ملیا میٹ کر ڈالوں۔"

ماریا یہ ساری گفتگو سن رہی تھی۔ جب چیف اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اس کمرے سے چلا گیا تو ماریا دیوار پر روشن چارٹ کے پاس آ گئی۔ اس نے تھیوسانگ کو اپنے منہ کے قریب لا کر کہا:

"تھیوسانگ! یہاں تو بڑی بھیانک سکیم تیار ہو رہی ہے۔ یہ سنگ دل لوگ تو بُشکال سیارے کے ہزاروں، لاکھوں بچوں عورتوں اور بوڑھوں پر ایٹم بم چلا کر انہیں موت کی نیند سُلانے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔"

تھیوسانگ نے باریک آواز میں کہا:

"ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ ہم بشکال سیارے کے لاکھوں بے گناہ بچوں اور عورتوں کو ہلاک نہیں ہونے دیں گے۔"

"مگر ہم کیا کر سکتے ہیں؟" ماریا نے پوچھا۔

تھیوسانگ بولا: "یہ لوگ جو ایٹم بم لے کر جائیں گے ہم اسے اس جگہ اس کا پن نکال کر اسے بے کار کر دیں گے۔"

ماریا نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اس سے کیا ہو گا۔ یہ لوگ دوسرا ایٹم بم
گرا دیں گے۔"
تھیوسانگ بولا: "ہم ان کے سارے ایٹم بموں
کا ذخیرہ ہی تباہ کر دیں گے۔"
"یہ اچھا خیال ہے۔ میں اس جگہ کو تلاش کرتی
ہوں جہاں انہوں نے ایٹم بم بنا کر رکھے
ہوتے ہوں۔"
یہ کہہ کر ماریا دروازے میں سے گزرتی دوسری طرف
آ گئی۔
یہاں ایک لمبی سی گلی تھی جس کی چھت سے روشنی
نکل رہی تھی۔ ماریا نے کئی کمرے دیکھے۔ وہ بند کمروں
میں بھی گئی مگر اسے ایٹم بموں کا ذخیرہ کہیں بھی نظر نہ آیا۔
تھیوسانگ نے کہا:
"یہاں کسی جگہ سے عنبر ناگ کیٹی کی خوشبو محسوس
کی ہے تم نے ماریا؟"
ماریا نے کہا:
"ابھی تک نہ تو عنبر کی خوشبو محسوس ہوئی ہے
اور نہ ناگ کی۔ لیکن نجومی نے کہا تھا کہ یہ
لوگ زمین کے اندر ہیں۔ اس لیے ان کی خوشبو

زمین سے باہر نہیں آ رہی۔"
تھیوسانگ کہنے لگا:
"اس کا مطلب ہے کہ یہ ہمارے دوست
زمین کی کافی گہرائیوں میں قید ہیں۔"
ماریا نے کہا:
"میں زمین کے اندر نہیں جا سکتی۔ ورنہ میں عنبر
ناگ اور کیٹی کا ضرور کھوج لگا لیتی۔ لیکن
تھیوسانگ ہمیں سب سے پہلے بشکال سیارے
کے معصوم بچوں اور عورتوں کو ایٹم بم کی تباہی
سے بچانا ہو گا۔"
تھیوسانگ کہنے لگا:
"میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ مگر ہم کیا کر سکتے
ہیں۔ ہمیں وہ سٹور روم نہیں مل رہا جہاں
اس خلائی مخلوق نے ایٹم بم رکھے ہوئے ہیں۔"
ماریا نے کہا:
"پھر تو ہمیں اس غار کے اندر رہ کر ہی جاسوسی
کرنی ہو گی۔ یہ لوگ اگر اسی غار میں رہتے
ہیں تو انہوں نے ایٹم بم بھی یہیں کسی جگہ
رکھے ہوں گے۔ میں غار کا جائزہ لیتی ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا غار میں دوسری طرف نکل گئی۔

یہ غار کیا تھا۔ پہاڑ کے نیچے ایک پورا شہر بسا ہوا تھا۔ اس شہر میں مکان اور گلیاں بنی ہوئی تھیں۔ اوپر آسمان کی جگہ پہاڑ کی چھت تھی جس میں سے ہر وقت روشنی نکلتی رہتی تھی۔ یہ لمبی خلائی مخلوق صرف مرد ہی مرد تھے۔ ان میں عورتیں بالکل نہیں تھیں۔ ایک جگہ بہت بڑا ہال تھا۔ اس ہال میں بے شمار راکٹ ستونوں کی طرح ایک جگہ کھڑے تھے۔

ماریا نے تھیوسانگ سے کہا:

"معلوم ہوتا ہے یہ لوگ ان راکٹوں کے ذریعے دوسرے سیاروں تک سفر کرتے ہیں۔"

تھیوسانگ نے کہا:

"ہاں۔ لیکن ان کا نیوکلر ایمونیشن کہاں ہے؟ کم بخت وہ کہیں نظر نہیں آتا۔ صاف لگ رہا ہے کہ انہوں نے سارا ایٹم بموں کا ذخیرہ زمین کے اندر کسی جگہ چھپا رکھا ہے۔"

ماریا ہال کمرے سے نکل آئی۔ وہ ایک گلی میں سے گذرنے لگی۔

گلی کے کونے پر اُس نے دیکھا کہ ایک خلائی آدمی

دوسرے بوڑھے خلائی آدمی کو گھسیٹتے لیے چلا آ رہا ہے۔ بوڑھا خلائی آدمی اس سے رحم کی بھیک مانگ رہا ہے:

"مجھے نہ مارو۔ میں کچھ دنوں تک خود ہی مر جاؤں گا۔ مجھے نہ مارو۔"

خلائی آدمی اسے ڈانٹ رہا ہے:

"خاموش خلائی بڈھے۔ تمہیں پتہ نہیں کہ چیف کا حکم ہے کہ کوئی خلائی بوڑھا یہاں زندہ نہیں رہ سکتا۔ ہم تیری تلاش میں تھے۔ ہمیں پتہ چل گیا تھا کہ تو اس مکان میں چھپا ہوا ہے۔"

بوڑھا خلائی آدمی زار و قطار رو رہا تھا اور بار بار رحم کی اپیل کر رہا تھا۔ لیکن ظالم خلائی آدمی پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ وہ بوڑھے کو گلی کے دروازے پر لے آیا۔ اس نے بوڑھے کو زمین پر دھکا دے کر گرا دیا اور بولا:

"میں تیری بوڑھی لاش لے کر چیف کے پاس جاؤں گا تو مجھے انعام ملے گا۔"

یہ کہہ کر خلائی آدمی نے اپنی پیٹی میں سے خلائی گن نکال کر بوڑھے پر تان دی۔ یہ منظر ماریا سے نہیں دیکھا گیا۔ اس نے بوڑھے کو بچانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جونہی خلائی آدمی نے بوڑھے پر خلائی گن تانی ماریا تیزی سے آگے بڑھی اور خلائی آدمی کے ہاتھ میں سے خلائی گن نوچ لی۔

خلائی آدمی نے جب دیکھا کہ گن اس کے ہاتھ سے غائب ہو گئی ہے تو وہ ششدر ہو کر رہ گیا۔ وہ اِدھر اُدھر تکنے لگا۔ اس نے چلّا کر کہا:

"دشمن مخلوق آ گئی ہے۔"

یہ کہہ کر وہ ایک طرف کو بھاگا۔ ماریا نہیں چاہتی تھی کہ یہ جا کر چیف کو خبر کر دے۔ چنانچہ ماریا نے پیچھے سے گن فائر کر دی۔ گن میں سے باریک لکیر ایسی روشنی نکلی اور سیدھی بھاگتے ہوئے خلائی آدمی کی پیٹھ پر لگی اور اس کا نچلا دھڑ غائب ہو گیا۔ اوپر والا دھڑ پتھر بن کر وہیں ٹھنڈا ہو گیا۔

خلائی بوڑھا یہ سب کچھ پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

ماریا نے ایک طرف جا کر تھیوسانگ سے کہا:

"تھیوسانگ! اب تمہارا کام شروع ہوتا ہے۔ تم بڑے سائز کے ہو کر اس بوڑھے کے پاس جاؤ اور اس کی ہمدردی حاصل کرو۔"

ماریا نے تھیوسانگ کو نیچے رکھ دیا۔ تھیوسانگ نے آنکھ بند کر کے انگلی اپنے جسم سے لگائی اور وہ ایک دم سے بڑا ہو گیا۔ وہ گلی کے ایک مکان کی اوٹ میں تھا۔ اس نے ماریا کے ہاتھ سے گن لے لی اور لپک کر بوڑھے کے پاس آیا۔ اور بولا:

"میں نے تمہاری جان بچا لی ہے بابا۔ اب جلدی سے کہیں چھپ جاؤ۔ کہیں کوئی دوسرا آدمی تمہیں پکڑ کر نہ لے جائے۔"

بوڑھا خلائی آدمی تھیوسانگ کو تعجب سے تک رہا تھا۔ آہستہ سے زمین پر سے اٹھا۔ اور تھیوسانگ کی طرف دیکھ کر بولا:

"تم۔ تم اس سیارے کی مخلوق نہیں ہو۔ تم کہاں سے آئے ہو؟"

تھیوسانگ نے کہا:

"پہلے تم کسی جگہ جا کر چھپ جاؤ۔ پھر تم سے باتیں کروں گا۔"

بوڑھا خلائی کہنے لگا:

"یہ لوگ مجھے وہاں سے بھی ڈھونڈ نکالیں گے یہ مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ یہاں کوئی بوڑھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زندہ نہیں رہتا۔"

پھر اس نے پیچھے دیکھ کر کہا:

"سپاہی کا آدھا دھڑ وہیں پڑا ہے۔ اس کو دیکھ کر دوسرے سپاہی یہاں آ جائیں گے۔ اس کے دھڑ کو ضائع کر دو۔"

تھیوسانگ نے پوچھا:

"میں اسے کیسے ضائع کر سکتا ہوں؟"

بوڑھا کہنے لگا:

"آدھا دھڑ کی آنکھ میں سلائی ڈال دو وہ غائب ہو جائے گا۔"

تھیوسانگ خلائی سپاہی کی لاش کے آدھے دھڑ کے پاس گیا اور خلائی گن کی تیکھی نوک اس کی آنکھ میں ڈال دی۔ اس کے ساتھ ہی آدھا دھڑ غائب ہو گیا۔ تھیوسانگ کو ساتھ لے کر بوڑھا خلائی آدمی اپنے مکان میں آ گیا۔ ماریا ساتھ ساتھ تھی۔

مکان چھوٹا سا تھا۔ تھیوسانگ نے کہا:

"بابا! یہاں تو تم دوبارا پکڑ لیے جاؤ گے۔ یہاں تو چھپنے کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔"

بوڑھے نے اپنا سر تھام لیا اور بولا:

"کیا کروں؟ یہاں سے نکلا تو راستے میں پکڑا جاؤں گا۔ یہ ظالم لوگ بوڑھوں کی جان کے دشمن ہیں۔ چیف خود بوڑھا ہو کر زندہ رہ سکتا ہے مگر کوئی دوسرا خلائی آدمی جب بوڑھا ہوتا ہے تو اسے ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ میں کسی نہ کسی طرح جان بچا کر یہاں چھپا تھا کہ مجھے بھی نکال کر لے گیا یہ سپاہی۔ اگر تم نہ آتے تو میں اب تک مر چکا ہوتا۔ بیٹا! تم کون ہو۔ تم اس سیارے کی مخلوق نہیں ہو۔ تم کہاں سے آئے ہو؟"

تھیوسانگ نے کہا:

"بابا! میں سیارہ سینا تھون سے آیا ہوں مگر پہلے یہ بتاؤ کہ کوئی ایسی جگہ ہے جہاں تم چھپ کر باقی زندگی سکون سے گزار سکو۔"

بوڑھا بولا: "اگر میں اس غار کی دنیا سے نکل جاؤں تو سیارے کے جنوب کے جنگل میں کسی جگہ چھپ کر باقی زندگی چین سے بسر کر سکتا ہوں مگر اس غار سے کوئی بھی آدمی باہر نہیں نکل سکتا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیوسانگ نے کچھ سوچ کر کہا:

"میں تمہیں اس غار سے باہر نکال دوں گا۔"

"وہ کیسے؟" بوڑھے نے حیرت سے کہا۔ "غار پر تو سخت پہرہ ہوتا ہے۔ وہ لوگ مجھے دیکھ لیں گے۔ اور میرے ساتھ تمہاری بھی جان جائے گی۔ نہیں بیٹا۔ تم مجھے اسی جگہ مرنے کے لیے چھوڑ دو۔"

تھیوسانگ کہنے لگا:

"بابا! میں تمہیں اپنی جیب میں چھپا کر لے جاؤں گا۔"

بوڑھا بولا: "بیٹا! مجھ سے مذاق نہ کرو۔ میں پہلے ہی بہت غم زدہ ہوں۔"

تھیوسانگ نے بڑے اطمینان سے اور بوڑھے کو اعتماد میں لیتے ہوئے کہا:

"بابا! میرے پاس ایک جادو ہے جس کی مدد سے میں تمہیں اتنا چھوٹا کر دوں گا کہ تم میری جیب میں چھپ جاؤ گے۔ بس پھر میں تمہیں یہاں سے نکال لے جاؤں گا۔"

خلائی بوڑھا کچھ دیر تک تھیوسانگ کی شکل دیکھتا رہا۔ پھر بولا:

"مجھے یقین نہیں آ رہا۔"

اتنے میں گلی میں شور بلند ہوا۔

بوڑھے نے گھبرا کر کہا:

"دوسرے سپاہی آ گئے ہیں۔ انہیں پتہ چل گیا ہے کہ میں یہاں چھپا بیٹھا ہوں۔ اب مجھے موت کے منہ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔"

تھیوسانگ نے کہا:

"میں تمہیں چھوٹا کرنے لگا ہوں۔ تیار ہو جاؤ۔"

اس کے ساتھ ہی تھیوسانگ نے آنکھ بند کر کے خلائی بوڑھے کے کاندھے سے انگلی لگا دی۔ خلائی بوڑھا تو بالکل ننھا سا بن گیا۔

ماریا نے کہا:

"یہ تم نے اچھا کیا تھیوسانگ۔"

تھیوسانگ بولا: "باہر دشمن آ گیا ہے۔ میں خود چھوٹا ہو رہا ہوں۔ تم ہم دونوں کو اپنے ہاتھوں میں اٹھا لینا تا کہ ہم دونوں غائب ہو جائیں۔"

خلائی بوڑھا چھوٹا ہو کر بوکھلا گیا تھا اور ننھے ننھے ہاتھوں سے اپنے جسم کو ٹٹول رہا تھا۔ تھیوسانگ نے دوسری بار انگلی لگا کر خود کو چھوٹا کر دیا۔ اس وقت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دروازے پر کسی نے گن سے فائر کیا اور دروازہ ٹوٹ کر گر پڑا جب سپاہی اندر داخل ہوئے تو ماریا نے تھیوسانگ اور ننھے بوڑھے کو اٹھا کر غائب کر چکی تھی۔ سپاہی حیرت سے کمرے میں دیکھنے لگے کہ بوڑھا کہاں چلا گیا۔ انھوں نے سارے مکان کی تلاشی لی اور پھر ناکام ہو کر چلے گئے۔

ان کے جاتے ہی ماریا بھی وہاں سے باہر آگئی۔

وہ گلیوں میں سے گزرتی غار کی بڑی راہ داری میں آئی۔ یہاں سے وہ لومڑ کی غار میں پہنچ گئی۔ یہاں کئی پہرے دار کھڑے تھے۔ مگر ماریا کو کوئی نہ دیکھ سکا اور وہ غار سے نکل گئی۔ باہر نکلتے ہی اس نے ہوا میں اپنے آپ کو اچھالا اور فضا میں تیرتی ہوئی میدان عبور کر کے پہاڑ کے اوپر اور پھر اس کے دوسری طرف ڈھلان سے نیچے اڑتی ہوئی گھنے جنگل کے ایک درخت کے نیچے آ کر رک گئی۔ اور زمین پر اتر آئی۔

اترتے کے ساتھ ہی ماریا نے تھیوسانگ سے کہا کہ وہ خود بھی اپنے اصلی قد میں آ جائے اور بوڑھے کو بھی بڑا کر دے۔ تھیوسانگ نے ایسا ہی کیا۔ پہلے وہ خود بڑا ہو گیا اور اس کے بعد بوڑھے کو بڑا کر دیا۔

بوڑھا تو بے چارہ ابھی تک بوکھلایا ہوا تھا۔ تھیوسانگ نے اسے تسلی دی اور کہا!

"یہ صرف ایک سائنسی فارمولا تھا جس پر عمل کرتے ہوئے میں نے تمہیں بھی چھوٹا کر دیا اور خود بھی چھوٹا ہو گیا۔"

بوڑھا بولا: "مگر ہم ہوا میں کیسے اڑتے رہے؟"

"یہ بھی اسی سائنسی فارمولے کا کرشمہ تھا۔ اب تم یہ بتاؤ کہ وہ کون سی جگہ ہے جہاں تم کو چھپا دیا جائے تاکہ تم باقی زندگی ان خونخوار لوگوں کی نگاہوں سے بچ کر گزار سکو۔"

بوڑھے نے جنگل میں چاروں طرف نگاہ دوڑائی اور بولا:

"اس جنگل کے بعد ایک دوسرا جنگل ہے۔ وہاں زمین کے اندر تانبے کی ایک پرانی کان ہے جو اب کئی برسوں سے ویران ہو چکی ہے۔ میں وہاں پناہ لے سکتا ہوں۔"

انھوں نے جنگل میں چلنا شروع کر دیا۔ دوپہر کے بعد وہ دوسرے جنگل میں پہنچ گئے۔ تانبے کی جس کان کے بارے میں بوڑھے نے بتایا تھا وہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جنگلی جھاڑیوں اور درختوں میں چھپی ہوئی تھی۔ اس کا دروازہ ایک سوراخ ہی رہ گیا تھا۔

بوڑھے نے کہا:

"یہ کان کا دروازہ ہے۔ میں اسے اندر سے جنگلی جھاڑیوں اور درختوں کی شاخوں سے بند کر لوں گا۔"

تھیوسانگ اور ماریا اس بوڑھے خلائی انسان کے ہمراہ تانبے کی کان میں داخل ہو گئے۔ کان ویران تھی۔ جگہ جگہ سے پانی چھت سے ٹپک رہا تھا۔ لکڑی کے کئی ستون ڈھے چکے تھے۔ کہیں کہیں کان کے اندر پہاڑ کی چھت کے خفیہ سوراخوں میں سے دھیمی دھیمی روشنی آ رہی تھی۔ کان کے کافی اندر جا کر بوڑھے خلائی انسان نے ایک جگہ بیٹھتے ہوئے کہا:

"بس یہ جگہ زندگی گزارنے کے لیے ٹھیک رہے گی میرے بیٹے اب تم جا سکتے ہو۔ تمہارا بہت بہت شکریہ۔"

تھیوسانگ نے کہا:

"بابا! میرا بھی اس سیارے پر کوئی نہیں ہے۔ میں نے تمہیں بتایا نہیں کہ اس سیارے کے لوگ

میرے بھی دشمن ہیں اور وہ مجھے موت کے گھاٹ اتارنا چاہتے ہیں۔ کیوں کہ میں سیناتھون کے بادشاہ کا رشتے دار ہوں اور یہاں امن کا پیام لے کر آیا تھا۔

"پھر۔ کیا ہمارے چیف نے امن کا پیام قبول نہیں کیا؟"

بوڑھے نے پوچھا:

"نہیں۔ بلکہ الٹا اس نے مجھے مار ڈالنے کا حکم دے دیا۔ اگر میرے پاس سائنسی فارمولا نہ ہوتا تو میں کب کا مر گیا ہوتا۔"

بوڑھے نے کہا:

"اچھا۔ اگر یہ بات ہے تو بیٹا تم بھی میرے ساتھ اس کان میں پڑے رہو۔ تمہارے ساتھ میرا بھی دل لگ جائے گا۔"

تھیوسانگ نے کہا:

"اچھا بابا تم آرام کرو۔ میں تمہارے لیے جنگل سے کچھ کھانے کو لاتا ہوں۔"

بوڑھا ہنسنے لگا:

"بیٹے کیا تمہارے سیارے میں لوگ ابھی تک جنگل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے پھل پھول توڑ کر کھاتے ہیں؟ ہم لوگ تو خوراک کی ایک گولی کھا کر ایک ہفتہ گذار دیتے ہیں۔"

تھیوسانگ کچھ شرمندہ سا ہو کر بولا:

"بابا! تمہارا سیارہ بہت ترقی کر چکا ہے۔ ہم لوگ تو ابھی تک اناج کھاتے ہیں۔ اچھا میں ذرا باہر دیکھ آؤں کہ کوئی ہمارا پیچھا تو نہیں کر رہا تھا۔"

یہ کہہ کر تھیوسانگ کان سے باہر آ گیا۔

ماریا نے باہر آتے ہی کہا:

"تم اس بوڑھے سے پوچھتے کیوں نہیں کہ چیف نے اپنے اسلحہ کو کہاں چھپا رکھا ہے؟"

تھیوسانگ نے کہا:

"صبر سے کام لو ماریا۔ اس طرح سے ہو سکتا ہے اس کا جذبہ حب الوطنی بیدار ہو جائے اور وہ مجھے کچھ نہ بتائے۔ میں آہستہ آہستہ طریقے سے پوچھوں گا۔ ابھی ویسے بھی یہ لوگ چار دن کے بعد ایٹم بم گرانے والے ہیں۔"

ماریا کہنے لگی:

"بہرحال تمہیں دیر نہیں کرنی چاہیے۔"

وہ رات ماریا اور تھیوسانگ نے وہیں تانبے کی کان میں بوڑھے کے ساتھ گذاری۔ دوسرے دن تھیوسانگ نے بوڑھے کو صاف صاف بتا دیا کہ اسے معلوم ہوا ہے کہ چیف کسی دوسرے سیارے بُشگال پر ایٹم بم گرا کر وہاں لاکھوں بے گناہ بچوں اور عورتوں کو ہلاک کرنے والا ہے۔

بوڑھے نے افسوس کے ساتھ کہا:

"یہ تو ظلم ہے۔"

تھیوسانگ بولا: "یہی تو میں بھی کہتا ہوں۔ اگر مجھے یہ پتہ چل جائے کہ چیف نے ایٹم بم کہاں چھپایا ہوا ہے تو میں اسے فوراً ضائع کر دوں تاکہ بے گناہ بچوں کا ناحق خون نہ ہو۔"

بوڑھا بولا: "چیف بڑا چالاک ہے۔ اس کے پاس اس وقت چار ایٹم بم ہیں جو بے حد خطرناک ہیں۔ یہ چاروں بم ایک چھوٹے سے مصنوعی سیارے میں بند کر کے اس نے اس سیارے کی زمین کے گرد چھوڑ رکھے ہیں تاکہ وہاں محفوظ رہیں۔ تم خلا میں مصنوعی سیارے تک کیسے پہنچ سکتے ہو۔"

ماریا یہ سن کر حیران ہوئی۔ تھیوسانگ بھی حیران ہوا کہ واقعی چیف نے بڑی عجیب سکیم لڑائی تھی۔ ان کے تصور میں بھی نہیں آ سکتا تھا کہ چار ایٹم بم کسی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مصنوعی سیارے میں بند کر کے فضا میں چھوڑ رکھے ہوں گے۔

بوڑھا کہہ رہا تھا:

"جس روز چیف کے خلا باز بشکال پر ایٹم بم گرانے جائیں گے تو وہ سب سے پہلے خلا میں مصنوعی سیارے کے قریب جا کر اس میں سے بم نکالیں گے۔ پھر آگے روانہ ہوں گے۔ کیا تم مصنوعی سیارے پر جا سکتے ہو؟ نہیں۔ تم نہیں جا سکتے۔"

تھیوسانگ نے پوچھا:

"اس مصنوعی سیارے کی نشانی کیا ہے؟"

بوڑھا بولا:

"رات کو جب تم آسمان کی طرف دیکھو گے تو تمہیں ایک سفید گیند ہمارے سیارے کی زمین کے گرد آہستہ آہستہ گھومتا نظر آئے گا۔ یہی وہ مصنوعی سیارہ ہے جس میں ایٹم بم رکھے ہیں۔"

تھیوسانگ نے بوڑھے سے کہا کہ وہ یہ ایٹم بم خلا میں ہی تباہ کر دے گا اور اس سے اجازت لے کر کان سے باہر آ گیا۔

خلائی کمرہ

تھیوسانگ اور ماریا دیر تک مشورہ کرتے رہے۔ آخر وہ اسی نتیجے پر پہنچے کہ انہیں خلا میں پہنچ کر ایٹم بموں کو ہر حالت میں تباہ کرنا ہو گا۔

ماریا کہنے لگی:

"ہمیں یہ سیاہ لبادہ بہت کام ہوے گا۔ تم اسے اوڑھ کر خلا میں اڑ سکو گے۔ میں تمہارے ساتھ ہوں گی۔"

اب وہ رات ہونے کا انتظار کرنے لگے۔

وہ اتنی دیر میں جنگل سے نکل کر پہاڑی کے اوپر آ گئے جب رات ہوئی تو انہیں آسمان پر سفید گولا دکھائی دیا جو زمین سے کچھ فاصلے پر خلاء میں آہستہ آہستہ مغرب کی طرف سفر کر رہا تھا۔

"یہی وہ مصنوعی سیارہ ہے ماریا"

ماریا بھی اسی سیارے کو دیکھ رہی تھی کہنے لگی:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تو پھر ہمیں انتظار کس بات کا ہے چلو اس کی طرف پرواز کرتے ہیں جو ہو گا دیکھا جائے گا۔"

تھیوسانگ نے سیاہ لبادہ اوڑھ لیا اور زمین سے اچھل کر فضا میں بلند ہو گیا۔ ماریا بھی اس کے ساتھ ہی اڑنے لگی۔ ساری رات وہ خلا میں اڑتے رہے۔ صبح کے وقت وہ مصنوعی سیارے کے پاس پہنچ گئے۔

تھیوسانگ نے دیکھا کہ یہ ایک بہت بڑا گولا تھا جو ایلومونیم کا بنا ہوا تھا۔ اس کے اوپر سے دو ایریل نکلے ہوئے تھے۔

ماریا نے کہا، "یہ ایریل نیچے سگنل بھیجتے ہوں گے۔ پہلے انہیں ناکارہ کرنا ہو گا۔"

تھیوسانگ اڑتا ہوا مصنوعی سیارے کے اوپر آ گیا۔ اس کے اوپر ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔

تھیوسانگ نے ماریا سے کہا، "پہلے یہ جو ایریل نکلے ہوئے ہیں انہیں الگ کرتا ہوں۔"

تھیوسانگ ایریل کے پاس آ کر مصنوعی سیارے پر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ایریل کو ہاتھ لگایا تو اسے بجلی کا جھٹکا لگا۔ وہ اچھل کر پیچھے ہو گیا۔ ماریا تیزی سے آگے آ کر بولی: "ٹھہرو۔ اسے میں اکھاڑتی ہوں۔"

ماریا نے ایریل کو ہاتھ سے پکڑ کر اکھاڑ دیا۔ پھر دوسرے ایریل کو بھی اکھاڑ کر خلا میں پھینک دیا۔ خلا میں چونکہ کوئی شے نیچے نہیں گرتی اس لیے دونوں ایریل بھی مصنوعی سیارے کے ساتھ ہی سفر کرنے لگے۔ ماریا نے دروازے کے پاس آ کر کہا: "میں اس دروازے کو بھی کھولتی ہوں تم پیچھے ہٹ جاؤ۔"

ماریا نے دروازے کے الیکٹرانک لاک والی جگہ پر زور سے ہاتھ مارا۔ لاک ٹوٹ گیا اور مصنوعی سیارے کا دروازہ اپنے آپ آہستہ آہستہ اوپر اٹھتا چلا گیا۔ وہ دونوں ایک چھوٹی سی سیڑھی کے ذریعے اندر داخل ہو گئے۔ یہ مصنوعی سیارہ زیادہ بڑا نہیں تھا اندر سے۔ دو آدمیوں کے بیٹھنے کی جگہ بنی تھی۔ تھیوسانگ نے دیکھا کہ فرش کے درمیان میں چار لمبوترے ایٹم بم الگ الگ سٹینڈز پر زنجیروں سے بندھے ہوئے کھڑے ہیں۔

تھیوسانگ خوش ہو کر بولا:

"یہ ہیں وہ تباہی کے بم جو بشکال سیارے کو جہنم بنانے والے تھے۔ ہم اسے یہیں خلا میں پھاڑ کر برباد کر دیں گے۔ کیوں کہ اگر اس کے فیوز نکالے گئے تو چیف کے خلا باز انہیں پکڑ"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر پھر سے زندہ کر دیں گے۔"

ماریا نے کہا: "اکٹھے چار ایٹم بم خلا میں پھٹے تو کیا تم زندہ رہ سکو گے؟"

تھیوسانگ بولا: "میں ہرگز زندہ نہیں رہ سکوں گا۔ لیکن میں اسے اس طریقے سے تباہ کروں گا کہ مجھے کوئی نقصان نہ پہنچ سکے گا۔"

"وہ کیا طریقہ ہے؟" ماریا نے پوچھا: "ذرا مجھے بھی تو بتاؤ۔" تھیوسانگ کہنے لگا:

"اگر مجھے اس مصنوعی سیارے میں کوئی خلائی واچ مل جاتی ہے تو میں اس مصنوعی سیارے کو اس سے کافی دور خلا میں جا کر اسے ریڈیو ریکٹو لہروں کے ذریعے تباہ کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہوں۔" انہوں نے مصنوعی سیارے میں خلائی واچ کی تلاش شروع کر دی۔

مصنوعی سیاروں میں خلائی واچ ضرور رکھی جاتی ہے جس کی مدد سے نیچے کنٹرول روم والے خلا میں ٹائم کا حساب کتاب رکھتے ہیں۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد انہیں چھوٹے سائز کی ایک خلائی واچ مل گئی۔ تھیوسانگ نے واچ کو کھول دیا اور اس میں کچھ نئے ٹرانسٹر لگانے لگا۔

ٹرانسٹر اس نے مشین کے اندر سے نکالے تھے۔ پھر اس نے پینل پر سے مقناطیس کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا کاٹ کر ایٹم بم کے ساتھ لگایا اور ایک ٹکڑا اپنی واچ میں رکھ لیا۔ پھر ماریا سے کہنے لگا:

"ماریا! اب یہ ایٹم بم ٹائم بم بن گئے ہیں۔ خلا میں جا کر جب میں اس خلائی واچ کا بٹن دباؤں گا تو یہ مصنوعی سیارہ چاروں ایٹم بموں کے ساتھ خلا میں پھٹ جائے گا۔"

ماریا نے کہا: "تو کیا ہمیں اب مصنوعی سیارے سے نکل جانا چاہیے؟"

"ہاں۔ میرے ساتھ آؤ۔ ہم باہر نکلتے ہیں۔"

تھیوسانگ باہر جانے لگا تو مصنوعی سیارے کے کنٹرول پینل پر سگنل ٹیون آنا شروع ہو گئی۔

تھیوسانگ گھبرا کر بولا:

"معلوم ہوتا ہے نیچے کنٹرول والوں کو پتہ چل گیا ہے مصنوعی سیارے میں کوئی انسان پہنچ گیا ہے۔"

ماریا نے کہا: "تو پھر جلدی سے باہر آ جاؤ۔"

دونوں مصنوعی سیارے سے باہر آئے تو دیکھا کہ دور سے چھ سات نیلے دھبے ان کی طرف بڑھتے چلے آ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہے ہیں۔ یہ خلائی سپاہی تھے جو مصنوعی سیارے کی حفاظت کے لیے آ رہے تھے۔ کنٹرول ٹاور کو مصنوعی سیارے کے ایریل الگ ہو جانے کے بعد نیچے پتہ چل گیا تھا کہ اوپر کچھ گڑبڑ ہے۔ چنانچہ کنٹرول والوں نے خلائی گارڈز کا ایک دستہ اوپر حالات کا سراغ لگانے کے لیے بھیجا تھا۔

تھیوسانگ اور ماریا پریشان ہو گئے۔ بات ہی پریشان ہونے والی تھی۔ کیوں کہ اب نیلے دھبے بہت قریب آ گئے تھے اور ماریا اور تھیوسانگ دیکھ رہے تھے کہ یہ خلائی گارڈز ہیں جنہوں نے لمبی لمبی خلائی گنیں پکڑ رکھی ہیں پیٹھ پر راکٹ بندھے ہیں جو فائر ہو رہے ہیں۔

ماریا کو تھیوسانگ کی طرف سے خطرہ تھا کہ ہو سکتا اس پر اس گن کا فائر اثر کر جائے۔ اور وہ ہلاک ہو جا
اس نے تھیوسانگ سے کہا: "جلدی سے چھوٹے ہو جا
میں تمہیں اُچک کر غائب کر لوں گی۔ جلدی کرو۔"

تھیوسانگ نے آنکھ بند کر کے انگلی اپنے جسم
لگائی ہی تھی کہ اس پر خلائی گن کا فائر آیا۔ یہ فائر
اس پر اس طرح داغا گیا تھا کہ مصنوعی سیارے پر لگنے
کی بجائے اس سے ٹکرا کر شعاع آگے نکل جائے۔ کیوں
خلائی سپاہیوں کو معلوم تھا کہ مصنوعی سیارے ہیں اہم

بم رکھے ہوئے ہیں۔ تھیوسانگ نے ایک خلائی سپاہی کو رُخ بدلتے دیکھ لیا تھا۔ وہ ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصّے میں تڑپ کر ایک طرف ہو گیا۔ خلائی لیزر شعاع تیزی سے اس کے پہلو سے نکل گئی۔

اس کے ساتھ ہی تھیوسانگ چھوٹے سائز کا ہو گیا۔ ماریا نے اسے جھپٹ کر اٹھا لیا۔ تھیوسانگ غائب ہو گیا۔ ماریا مصنوعی سیارے سے اچھل کر خلا میں اُوپر نکل گئی۔ خلائی گارڈ اس بات پر حیران ہو رہے تھے کہ ابھی ابھی جو ایک انسان مصنوعی سیارے کے اوپر کھڑا تھا وہ کہاں چلا گیا؟

جب ان کی سمجھ میں کچھ نہ آیا تو انہوں نے پوزیشن سنبھال لی اور خلا میں دھڑا دھڑ لیزر گنوں کی فائرنگ شروع کر دی۔ مگر ماریا ان کی پہنچ سے باہر نکل چکی تھی۔ وہ خلا میں بے حد تیز رفتاری سے نیچے ویران چاند کی زمین کے قریب جا رہی تھی۔ خلائی گارڈ ابھی تک خلا میں فائرنگ کر رہے تھے

جب ماریا مصنوعی سیارے سے کافی دُور آ گئی تو اس نے خلا ہی میں تھیوسانگ کو بڑا ہونے کے لیے کہا۔ تھیوسانگ بڑا ہو گیا اور اب سیاہ لبادے کی وجہ سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خلا میں اڑ رہا تھا۔ ماریا نے کہا:
"بٹن دبا دو ہتھیوسانگ۔ یہ اچھا موقع ہے۔"
خلائی واچ ہتھیوسانگ کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے فوراً اس کے بٹن کو دبا دیا۔ خلا میں ایک بھیانک دھماکہ ہوا۔ اس کی آواز تو انہیں نہ آئی لیکن انہوں نے دُور خلا میں سفید مصنوعی سیارے اور خلائی گارڈ کے پرخچے اڑتے دیکھے۔ فوراً ہی چاروں کے چاروں ایٹم بم بھی پھٹ پڑے۔ خلاء میں سفید بادل کا ایک غبار بلند ہوا۔ اس غبار میں آگ کے شعلے اور بجلیاں چمک رہی تھیں۔ خلاء میں ہتھیوسانگ اور ماریا کو زبردست دھچکے لگے۔ وہ تیزی سے نیچے ویران چاند کی زمین کی طرف غوطہ لگا گئے۔ چاند کی زمین پر دن غروب ہو رہا تھا
ماریا نے گہرا سانس بھرا: "اُف! اگر یہ چاروں ایٹم بم بشکال سیارے پر پھٹ پڑتے تو وہاں تو قیامت آ جاتی۔"
"ہاں — لیکن ماریا۔ ویران چاند کا چیف دوبارہ اسی قسم کے ایٹم بم بنا لے گا۔"
"اس کا بھی کچھ بندوبست کر لیں گے لیکن اب عنبر ناگ کیپٹن کو تلاش کرنا چاہیے۔"

انہیں اب واپس کان میں خلائی بوڑھے کے پاس جانے کی ضرورت نہیں تھی۔ پہاڑی سے اتر کر ماریا اور ہتھیوسانگ ویران چاند کے جنوب کی طرف چلنے لگے۔ آگے جب وہ ایک کالی چٹانوں والی پہاڑی کے دامن میں پہنچے تو رات کا اندھیرا چاروں طرف چاند کی زمین پر پھیل چکا تھا۔ وہ ایک جگہ بیٹھ گئے۔ یہاں آس پاس بڑے بڑے چوکور پتھر بکھرے ہوئے تھے۔ کہیں اونچا ٹیلہ ہوا تھا اور کہیں گھاٹی کی طرف ڈھلان چلی گئی تھی۔
ہتھیوسانگ کہنے لگا: "ماریا! اب تو صبح کی روشنی میں عنبر اور ناگ کو تلاش کریں گے۔ یہاں اندھیرے میں تو کچھ پتہ نہیں چل رہا۔"
ماریا نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ کچھ سوچ رہی تھی۔ جب ہتھیوسانگ نے اپنا سوال دہرایا تو وہ بولی:
"ہاں — تم ٹھیک کہہ رہے تھے۔ صبح کی روشنی میں دیکھیں گے کہ عنبر اور ناگ یہاں کہاں ہو سکتے ہیں۔ کمال کی بات ہے کہ ان میں کسی کی ہلکی سی خوشبو بھی نہیں آ رہی۔" ہتھیوسانگ نے کہا:
"نجومی نے تو یہی کہا تھا کہ عنبر ناگ زمین کے اندر ہیں۔ اگر وہ زمین کے اندر ہیں تو پھر ان کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خوشبو کیسے باہر آئے گی:

ماریا نے ارد گرد نگاہ دوڑائی اور بولی:

"مجھے تو یہ جگہ بھی بڑی پُراسرار لگ رہی ہے۔"

تھیوسانگ مسکرا کر بولا "یہ سارے کا سارا ویران چاند ہی پُراسرار ہے۔" تھیوسانگ وہیں پتھر کی سِل پر بیٹھ گیا اور بولا: "بڑی دیر بعد مجھے نیند آ رہی ہے۔" ماریا نے کہا:

"تم سو جاؤ۔ میں اس علاقے کا ذرا جائزہ لے لوں۔"

"زیادہ دُور نہ جانا ماریا" تھیوسانگ نے خبردار کیا۔

"گھبراؤ نہیں۔ مجھے کچھ نہیں ہوتا۔"

یہ کہہ کر ماریا وہاں سے بائیں جانب بڑے بڑے پتھروں کے ٹکڑوں کے درمیان آ گئی۔ یہ پتھر کافی چوڑے چکلے تھے اور جگہ جگہ بکھرے ہوئے تھے۔ ماریا کچھ دُور آگے گئی تو اسے پانی گرنے کی آواز آئی۔ وہ آواز کا تعاقب کرتی ایک جگہ پہنچی تو دیکھا کہ گہرائی میں ایک بڑے پتھر کے نیچے سے پانی کی ایک دھار بہہ کر چشمے میں گر رہی تھی۔ یہ پانی پہاڑی کے اوپر سے نہیں بلکہ بڑے پتھر کے نیچے ایک کھوہ سے نکل رہا تھا۔

ماریا چونک سی پڑی۔ اسے عنبر اور ناگ کی ہلکی

خوشبو آ رہی تھی۔

"یہ خوشبو کہاں سے آنے لگی؟" ماریا نے سوچا اور اروں طرف دیکھا۔ وہ لہراتی ہوئی چاروں طرف گھوم گئی۔ تے ہوئے چشمے سے دُور گئی تو خوشبو کم ہو گئی۔ چشمے ے پاس آئی تو خوشبو پھر آنے لگی۔ اس کا مطلب تھا خوشبو چشمے میں سے آ رہی تھی۔ اس نے جھک کر ی کو سونگھا۔ خوشبو پانی میں سے آ رہی تھی:

ماریا بھاگ کر تھیوسانگ کے پاس گئی۔ وہ آنکھیں کیے پڑا تھا۔ ماریا نے اسے پکار کر کہا:

"تھیوسانگ! اِدھر آؤ۔ عنبر ناگ کی خوشبو آ رہی ہے اس میں مجھے کیٹی کی خوشبو بھی لگتی ہے۔"

تھیوسانگ اس کے ساتھ لپک کر چشمے پر آیا۔ اس نے ماریا کے کہنے پر پانی کو چلو میں لے کر پانی کو نگھا۔ واقعی اس پانی میں سے عنبر اور ناگ کی صاف خوشبو آ رہی تھی۔ "یہ کیا بات ہے ماریا؟ عنبر ناگ اس پانی میں کہاں ہوں گے؟"

ماریا سوچ رہی تھی۔ وہ جھک کر کھوہ میں وہ جگہ دیکھ رہی تھی جہاں سے پانی نکل رہا تھا۔

"تھیوسانگ! یہ پانی پہاڑی کے اندر سے آ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہا ہے۔ ضرور عنبر ناگ اور کیٹی اس پہاڑی
کے اندر کسی ایسی جگہ پر ہیں جہاں یہ پانی
اُن کے قریب سے ہو کر گزرتا ہے۔"

تھیوسانگ نے پہاڑی پر نگاہ ڈالی:

"یہ پہاڑی تو چاروں طرف سے بند ہے۔ اس
میں کوئی غار بھی نظر نہیں آ رہا پھر عنبر ناگ
کیٹی اس کے اندر کیسے چلے گئے" ماریا نے کہا:

"یہ مت کہو۔ کیوں کہ ہمارے ساتھ ہزاروں
سال کے سفر میں ایسا اکثر ہوتا رہا ہے۔ ہم
ایسی ایسی جگہوں پر پہنچ چکے ہیں کہ جہاں انسان
کا تصور بھی نہیں جا سکتا۔"

"پھر اس پہاڑی کے اندر کیسے چل کر دیکھا جائے؟"

تھیوسانگ کے اس سوال پر ماریا نے پہاڑی کا
ایک چکر لگایا۔ اندر جانے کی کوئی جگہ نہیں تھی۔ واپس
تھیوسانگ کے پاس آ کر بولی:

"اس پہاڑی کا غار ضرور ہے۔ لیکن اس غار
کا دروازہ کسی خفیہ جگہ پر ہو گا۔ مجھے یقین
ہے کہ والاتنگ نے عنبر، ناگ اور کیٹی کو اسی
پہاڑی کے اندر پھینک رکھا ہے۔ اگر عنبر ناگ

اس پہاڑی سے باہر نہیں نکل سکے تو یہ اس
بات کا ثبوت ہے کہ پہاڑی میں غار کا دروازہ
کوئی نہیں بلکہ کوئی گہرا کنواں کسی جگہ موجود ہے
کیوں کہ عنبر گہرے کنوئیں سے باہر نہیں
نکل سکتا۔" تھیوسانگ نے کہا: "لیکن ناگ تو
باہر نکل سکتا تھا۔" ماریا کہنے لگی:

"ہو سکتا ہے ناگ کی طاقت بھی کسی طلسم یا
کیمیکل ردِعمل کی وجہ سے ختم ہو گئی ہو۔"

"پھر ہمیں وہ کنواں تلاش کرنا چاہیے۔" تھیوسانگ بولا۔
ماریا اور تھیوسانگ پہاڑی کے اوپر آ گئے۔ پہاڑی
کے اوپر بھی بہت سے بھاری پتھر بکھرے پڑے تھے۔ ماریا
جھک کر ایک ایک پتھر کو سونگھنے لگی۔ ایک پتھر کے
نیچے سے اسے عنبر اور ناگ کی خوشبو آتی محسوس ہوئی۔
اس نے چلا کر کہا: "تھیوسانگ! اس پتھر کے نیچے
وہ کنواں ہے جس کی تلاش ہمیں ہے۔"

ماریا نے ایک ہی جھٹکے سے بھاری پتھر کو ایک
طرف کر دیا:

پتھر ایک طرف ہٹا تو نیچے ایک گہرا کنواں نظر
آیا۔ اس کنوئیں کے اندر سے اب عنبر ناگ اور کیٹی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی تیز خوشبو آ رہی تھی۔ ماریا نے تھیوسانگ کو باہر ہی رہنے کو کہا اور خود کنوئیں میں چھلانگ لگا دی۔

کنوئیں کے نیچے ایک طرف عنبر اور کیٹی دیوار سے سر لگائے آنکھیں بند کیے خاموش بیٹھے تھے۔ پاس ہی ناگ شیشے کے سیاہ عقاب کی شکل میں پڑا تھا۔ ایک دم سے عنبر نے آنکھیں کھول دیں اور کیٹی سے بولا:

"کیٹی! مجھے ماریا کی خوشبو آ رہی ہے۔ کیا تم اس خوشبو کو محسوس کر رہی ہو؟"

اس وقت ماریا ان کے بالکل قریب آ گئی تھی۔ عنبر اور کیٹی کو دیکھ کر اس کا دل باغ باغ ہو گیا تھا۔ کیٹی آنکھیں کھول کر بولی:

"ماریا کی بڑی تیز خوشبو آ رہی ہے عنبر!"

"ہاں" عنبر اٹھ بیٹھا۔ "ماریا کہیں قریب ہی ہے۔"

عنبر نے ماریا کو آواز دی تو ماریا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا: "عنبر! میں تمہارے پاس ہی ہوں۔ خدا وند کا شکر ہے کہ تم لوگوں کی شکل نظر آئی۔"

کیٹی نے خوشی سے نعرہ لگایا اور کہا:

"ماریا! تم واقعی ہمارے پاس آ گئی ہو؟ اُف! تمہارے بغیر تو ہم نے بڑی پریشانی کے دن

گزارے" ماریا نے کہا: "میں آ گئی ہوں۔"

عنبر نے تھیوسانگ کا پوچھا تو ماریا نے بتایا کہ وہ کنوئیں کے باہر ہمارا انتظار کر رہا ہے۔

ماریا نے سیاہ عقاب کی طرف دیکھ کر کہا:

"یہ سیاہ عقاب کا بُت کہاں سے آ گیا؟"

عنبر افسوس بھرے لہجے میں بولا:

"یہ ناگ ہے ماریا — عقاب بن کر دشمن کے قلعے کے اوپر جائزہ لینے اڑ رہا تھا کہ اس پر گن فائر ہوا اور گن کی شعاعوں کے کیمیکل ردعمل سے یہ شیشے کا بن گیا۔"

پھر عنبر نے ماریا کو اپنی داستان سنائی۔ ماریا نے انہیں اپنی درد بھری مگر ایڈونچرس کہانی بیان کی۔ ماریا نے انہیں بتایا کہ مکار والانگ نے سیناتھون سیارے کے بادشاہ اچھال اور اس کی بیٹی شکالی کو قید میں ڈال کر خود تخت پر قبضہ کر لیا ہے۔ عنبر بولا:

"اسی نے ہمیں بھی ویران چاند پر یہاں اس کنوئیں میں پھینک دیا تھا۔"

عنبر اور کیٹی نے اس کے بعد ماریا سے شکالی کا مختصر سا غائبانہ تعارف کروایا اور کہا کہ وہ بڑی نیک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دل اور انصاف پسند لڑکی ہے اور اپنے باپ سے بہت پیار کرتی ہے۔ ماریا نے کہا:

"میں سب سے پہلے تم لوگوں کو باہر لیے چلتی ہوں اور تھیوسانگ سے ملاتی ہوں پھر سوچیں گے کہ ہمیں آگے کیا کرنا چاہیے۔"

ماریا سب سے پہلے ناگ اور کیٹی کو اٹھا کر کنوئیں سے باہر لائی۔ پھر عنبر کو اس نے اپنے کاندھے پر بٹھایا۔ عنبر غائب ہو گیا۔ ماریا اسے بھی باہر لے آئی۔ تھیوسانگ ان سب سے اور یہ لوگ تھیوسانگ سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ ناگ بھی خاموش پتھریلی آنکھوں سے دوستوں کے ملاپ کا یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ وہ بڑا خوش تھا کہ سب ایک جگہ مل گئے۔ اگرچہ اسے اپنے پتھر بننے کا بہت غم تھا

ماریا نے کہا:

"مکار دالانگ ہو سکتا ہے شکالی اور اس کے باپ کو مار ڈالے۔ اس لیے ہمیں یہاں سے نکل کر واپس سیارہ سیناتھون پر پہنچنا اور شکالی اور اس کے باپ کا کھوج لگانا چاہیے۔"

ماریا سیناتھون سیارے سے چار سیاہ لبادے اپنے ساتھ لائی تھی۔ انہوں نے ایک ایک لبادہ اوڑھا اور سیاہ

لبادہ انہیں لے کر زمین کی طرف پرواز کرنے لگا۔

سیناتھون کی زمین پر وہ آدھی رات کے بعد پہنچے۔ مکار دالانگ کا شاہی گہرے سناٹے میں تھا۔ کہیں کہیں اس کے میناروں پر روشنی ہو رہی تھی، ماریا، عنبر، ناگ، کیٹی اور تھیوسانگ شاہی محل کی طرف جانے کی بجائے اس سے دُور کچھ فاصلے پر ایک پرانے کھنڈر میں آ گئے۔ یہاں پہنچ کر ماریا اور تھیوسانگ نے عنبر اور کیٹی کو بتایا کہ ان کا راکٹ سیارے کے جنوبی قطب میں ایک جگہ موجود ہے عنبر بولا: "لیکن ہم شکالی اور اس کے باپ کو آزاد کیے اور انہیں ان کا تخت واپس دلائے بغیر واپس نہیں جائیں گے۔"

ماریا نے کہا: "ہم ایسا ہی کریں گے۔ ہم شکالی اور اس کے باپ کی مدد کریں گے مگر ہمیں ناگ کو بھی مصیبت سے نکالنا ہے۔"

وہ دیر تک سوچ بچار کرتے رہے۔ آخر یہ فیصلہ ہوا کہ ماریا اور عنبر تو شکالی کی کھوج میں شاہی محل کی طرف جائیں گے اور ناگ تھیوسانگ اور کیٹی وہیں کھنڈر میں رہ کر ان کا انتظار کریں گے

جیسا کہ آپ کو ہم بتا چکے ہیں کہ سیارہ سیناتھون

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی رات بہت لمبی ہوتی تھی۔ چنانچہ ماریا اور عنبر رات کے اندھیرے ہی میں شاہی محل کی طرف روانہ ہو گئے۔ شاہی محل کے باہر زبردست پہرہ تھا۔ سپاہی زرد خلائی لباس پہنے، لیزر گنیں ہاتھوں میں لیے پہرہ دے رہے تھے۔ ہر طرف موت ایسی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

ماریا نے عنبر سے سوال کیا:

"شکالی کی میں نے شکل نہیں دیکھی۔ اسے تم پہچانو گے مگر مجھے یقین ہے کہ اسے محل کے اندر ہی کسی جگہ قید میں رکھا گیا ہے۔"

عنبر بولا: "میرا تمہارے ساتھ جانا ضروری ہے۔ مگر میں پہچانا جا سکتا ہوں۔ اس لیے میں نے یہی سوچا ہے کہ کسی پہرے دار کی زرد وردی اتار کر خود پہن لوں۔ رات کا وقت ہے کسی کو مجھ پر شک نہیں ہو گا اور ہم آسانی سے شاہی محل کے اندر گھوم پھر سکیں گے۔" ماریا نے کہا:

"میں کسی ایک پہرے دار کو ادھر لاتی ہوں۔ تم ان چٹانوں کے پیچھے چھپ کر بیٹھ جاؤ۔"

یہ کہہ کر ماریا شاہی محل کے بڑے دروازے کی طرف گئی۔ یہاں چار خلائی پہرے دار چل پھر کر پہرہ دے

رہے تھے۔ ماریا ان کی نقل و حرکت کا جائزہ لیتی رہی۔ ایک پہرے دار ٹہلتا ٹہلتا محل کی دیوار سے ذرا آگے گیا تو ماریا نے پیچھے سے جا کر اس کی گردن پر اتنی زور سے ہاتھ مارا کہ وہ سنبھل نہ سکا اور گر پڑا۔ اس سے پہلے کہ وہ آواز نکالے ماریا نے اس کی گردن کو اپنے پاؤں کے نیچے دبا دیا۔

خلائی پہرے دار جب ٹھنڈا ہو گیا تو ماریا اسے اٹھا کر ہوا میں تیرتی ہوئی عنبر کے پاس آ گئی۔ پہرے دار کی لاش ایک دم سے عنبر کے سامنے ظاہر ہوئی تو اس نے کہا: "ماریا! یہ کام تم نے کیا ہے؟"

"اور کون کر سکتا ہے؟" ماریا نے آہستہ سے کہا۔

"اب جتنی جلدی ہو سکے اس کی وردی اتار کر پہن لو۔"

عنبر نے ایسا ہی کیا۔ جلدی جلدی خلائی پہرے دار کی وردی اتار کر خود پہن لی۔ اس کی زرد گول ٹوپی بھی سر پر اوڑھ لی۔ جس سے اس کا آدھا چہرہ چھپ گیا۔ ہاتھ میں خلائی گن لے کر اس نے ماریا سے کہا:

"اب تم میرے ساتھ رہنا۔ میں شاہی محل کے دوسرے دروازے میں سے اندر داخل ہو رہا ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

محل کے دوسرے دروازے پر صرف دو پہرے دار کھڑے تھے۔ عنبر ان کے قریب گیا تو ایک پہرے دار نے کہا:

"ارے تم اندر کیا لینے جا رہے ہو۔ تمہاری ڈیوٹی تو باہر لگی ہے۔" عنبر نے آواز بدل کر کہا:

"مجھے حضور دالانگ کے وزیر شاطو نے کسی کام کے لیے بلایا ہے۔"

پہرے دار بولا:

"مگر وہ سامنے وزیر شاطو کے محل میں تو اندھیرا چھایا ہے۔ وہ تو سو رہا ہے۔"

عنبر کو یہ پتہ چل گیا کہ دالانگ کے وزیر شاطو کا محل سامنے ہے۔ وہ جانتا تھا کہ شاطو ہی نے دالانگ کے ساتھ سازش کر کے شکالی کے باپ اچھال کو غائب کیا ہے اور وہی اس کا پتہ بتا سکتا ہے۔

عنبر نے پہرے دار سے کہا:

"وزیر شاطو میرا انتظار کر رہا ہے۔ تم مجھے روک نہیں سکتے۔"

خلائی پہرے دار نے کاندھے اچکا کر کہا:

"ہم تمہیں کہاں روکتے ہیں۔ جاؤ۔ تم ہمارے ساتھی پہرے دار ہو، چلے جاؤ۔"

عنبر تیز تیز قدم اٹھاتا وزیر شاطو کے محل کی طرف چلا۔ ماریا کی خوشبو اسے ساتھ ساتھ آ رہی تھی۔ وزیر شاطو کے محل کے برآمدے میں آ کر عنبر نے آہستہ سے کہا:

"ماریا! یہی وہ اصل آدمی ہے جو ہمیں شکالی اور اس کے باپ کے بارے میں بتا سکتا ہے۔"

ماریا بولی: "مگر وہ بتائے گا نہیں۔"

عنبر نے کہا:

"ہم اسے بتانے پر مجبور کر دیں گے۔"

ماریا نے عنبر کو بتایا کہ یہ خلائی مخلوق ہے۔ ہو سکتا ہے انہوں نے اپنے پاس کوئی ایسا خفیہ زہر رکھا ہوا کہ جس کو کھا کر یہ خودکشی کر لیں۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کسی خفیہ بٹن کو دبا کر غائب ہو جائیں۔

عنبر بولا: "آج تک تو اس سیارے پر ایسا نہیں ہوا۔ بہرحال جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ ہمیں وزیر شاطو کے محل میں جانا ہو گا۔ تم میرے ساتھ رہنا۔"

"میں تمہارے ساتھ ہوں۔" ماریا نے کہا: "بلکہ اگر تمہیں کوئی رکاوٹ پیش آئی تو میں اسے دور کر دوں گی۔"

عنبر مسکرایا: "تمہارا شکریہ ماریا بہن! لیکن میں یہ رکاوٹ خود بھی دور کر سکتا ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا نے بھی ہنس کر کہا:

"پھر بھی بعض ایسی رکاوٹیں ہوتی ہیں کہ جنہیں تم میری مدد کے بغیر دُور نہیں کر سکتے۔"

دونوں مسکرانے لگے۔ عنبر برآمدے میں سے گزر کر وزیر شاطو کے بڑے محل کی شاہی خواب گاہ کی طرف بڑھا۔ یہاں پر دو اُونچے لمبے بھتنے کے خلائی گارڈ چاق و چوبند کھڑے تھے۔ عنبر کو قریب آتا دیکھ کر انہوں نے فوراً پوزیشن سنبھالی اور ایک نے کڑک کر پوچھا:

"ادھر کیا لینے آ رہے ہو؟"

عنبر نے کہا:

"مجھے وزیر نے بُلایا ہے۔"

پہرے دار نے پوچھا:

"کوڈ نمبر بولو اپنا۔"

عنبر بغلیں جھانکنے لگا۔ کیوں کہ اسے کوڈ نمبر معلوم نہیں تھا۔ پہرے دار نے جب دیکھا کہ عنبر کوڈ نمبر نہیں بتا رہا تو اس نے گن اس پر تان لی۔

"خبردار! اپنی جگہ سے حرکت کی تو میں فائر کر دوں گا۔"

اس نے اپنے ساتھی پہرے دار سے کہا:

"اسے گرفتار کر لو۔"

دوسرے پہرے دار نے خلائی گن کو عنبر کی طرف تان لیا اور قریب آ کر بولا:

"اپنی گن نیچے پھینک دو۔"

یہ سارا تماشہ ماریا خاموشی سے دیکھ رہی تھی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ یہاں شور شرابہ ہو۔ وہ ہر کام، ہر حملہ خاموشی اور سکون سے کرنا چاہتی تھی۔ عنبر نے اپنی گن نیچے پھینک دی اور بولا:

"ماریا! کیا خیال ہے تمہارا؟"

پہرے دار نے چونک کر پیچھے دیکھا۔ پھر پوچھا:

"یہ تم کس ماریا کو پُکار رہے ہو؟"

عنبر مسکرایا: "بھائی! ماریا کو تم نہیں جانتے؟ وہ تو تمہارے بالکل پاس کھڑی ہے۔"

ماریا نے ڈانٹ پلاتے ہوئے کہا:

"عنبر! تم فضول باتیں کیوں کر رہے ہو۔ میرے بارے میں بتانے کی بھلا کیا ضرورت ہے؟"

اب جو پہرے داروں نے ایک عورت کی آواز سُنی تو انہوں نے عنبر پر فائر کر دیا۔ وہ اسے کوئی دشمن مخلوق سمجھ بیٹھے تھے۔ گن کی زرد شعاع عنبر کے سینے سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جا کر ٹکرائی مگر عنبر کو کوئی نقصان نہ پہنچ سکا۔ وہ اپنی جگہ پر اسی طرح کھڑا رہا۔ پہرے دار نے دوسرا فائر جھونک دیا۔ عنبر پر اب بھی کوئی اثر نہ ہوا تو پہرے دار بھونچکے ہو کر رہ گئے۔

اب ماریا نے کہا:

"احمقو! تم نے خوامخواہ ہمارا راستہ کیوں روکا؟ اب اس کا مزہ چکھو۔"

یہ کہہ کر ماریا نے ان دونوں کی گردنیں دبوچ کر اتنی زور سے ان کے سر آپس میں ٹکرائے کہ دونوں اپنی جگہ سے ایک فٹ اچھل کر دھڑام سے سیدھے زمین پر گرے اور بے ہوش ہو گئے۔

ماریا نے عنبر سے کہا:

"بھلا تم نے اپنی گن کیوں پھینک دی تھی عنبر؟"

عنبر بولا: "میں انہیں دل کی حسرت پوری کرنے کا موقع دینا چاہتا تھا۔"

ماریا کہنے لگی:

"ان کے فائر سے تمہارے اندر کیمیکل ردعمل بھی پیدا ہو سکتا تھا۔ بہرحال اب جلدی سے محل کے اندر چلو۔ ابھی اصل کام کرنا باقی ہے۔"

دونوں محل کی خواب گاہ کے بڑے دروازے کے اندر داخل ہو گئے۔ سامنے ایک اور دروازہ تھا جو اندر سے بند تھا۔

ماریا بولی: "میں اندر جا کر دروازہ کھولتی ہوں۔"

ماریا بند دروازے میں سے گذر کر خواب گاہ کے اندر داخل ہو گئی۔ اندر اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ ماریا نے دروازہ کھول دیا۔ عنبر بھی اندر آ گیا۔ خواب گاہ میں گھپ اندھیرا تھا مگر عنبر اور ماریا کو ہر شے کا دھندلا دھندلا خاکہ دکھائی دے رہا تھا۔ اسے کسی عورت کے کراہنے کی آواز آئی تو وہ تیزی سے آگے بڑھے۔

انہوں نے دیکھا کہ ایک بہت عالی شان پلنگ بچھا ہے۔ پلنگ کے نیچے ایک لڑکی اس طرح پڑی ہے کہ اس کے بال پلنگ کے ایک پائے کے ساتھ کس کر باندھے گئے ہیں۔ یہ لڑکی تکلیف کی وجہ سے کراہ رہی تھی۔ پلنگ پر وزیر شاطو ریشمی چادر اوڑھے گہری نیند سو رہا تھا۔ عنبر نے پہلا کام یہ کیا کہ جلدی سے لڑکی کے بال کھول ڈالے۔

لڑکی نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اندھیرے میں عنبر کو دیکھا اور کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"مجھے زمین میں زندہ دفن نہ کرنا۔"

عنبر نے جلدی سے اس لڑکی کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا کہ آواز سن کر وزیر شاطو جاگ نہ پڑے۔ وہ لڑکی کو اٹھا کر باہر خواب گاہ میں لے آیا۔ ماریا بھی اس کے ساتھ تھی۔ باہر لا کر عنبر نے لڑکی کو بڑی مشکل سے سمجھایا کہ وہ اس کی جان بچانے ہی وہاں آیا تھا۔

"تم اس جگہ چھپ کر بیٹھی رہو۔ ہم ابھی تمہیں ساتھ لے کر تمہارے گھر پہنچا دیں گے۔"

لڑکی نے روتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ بتایا کہ اس کی بہن کی جان بچائی جائے۔

عنبر نے پوچھا:

"تمہاری بہن کہاں ہے؟"

لڑکی نے سسکیاں بھریں اور کہا:

"میری چھوٹی بہن کو شاطو کے سپاہیوں نے محل کے پچھواڑے باغ میں زندہ دفن کر دیا ہے۔"

عنبر اور ماریا نے لڑکی کو ساتھ لیا اور تیزی سے محل کے پیچھے باغ میں آ گئے۔ لڑکی نے ایک درخت کی طرف اشارہ کیا:

"اس درخت کے نیچے تھوڑی دیر پہلے انہوں نے میری بہن کو زندہ دفن کیا تھا۔ میں اسے دیکھ کر روتی رہی تھی۔"

عنبر نے ماریا سے کہا:

"زمین کھودنے لگا ہوں ماریا۔ تم میرا ساتھ دو۔"

بدنصیب لڑکی اپنی بہن کے غم میں اشکبار تھی۔ اس نے محسوس نہ کیا کہ عنبر نے کس ماریا کو آواز دی تھی۔ عنبر اور ماریا تیزی سے زمین کھودنے لگے۔ عنبر اپنی پوری طاقت سے زمین کھود رہا تھا۔ چند لمحوں میں قبر کھل گئی اور انہوں نے دیکھا کہ اندر گڑھے میں ایک لڑکی گھٹنے پیٹ سے لگائے پڑی تھی۔ عنبر نے فوراً اسے باہر نکال کر زمین پر لٹا دیا۔ لڑکی کی بڑی بہن تو اپنی چھوٹی بہن سے لپٹ گئی۔

عنبر نے لڑکی کے پھیپھڑوں میں مصنوعی تنفس سے تازہ ہوا پہنچائی اور لڑکی نے آنکھیں کھول دیں۔ دونوں بہنیں ایک دوسری سے لپٹ کر رونے لگیں۔ عنبر نے ان سے پوچھا کہ ان کا گھر کہاں ہے؟

بڑی لڑکی نے کہا:

"یہاں سے تھوڑی دور شہر کی آخری گلی میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہمارا مکان ہے ہمیں وہاں پہنچا دو۔ ہمیں ہمارے گھر پہنچا دو۔"

عنبر نے انہیں تسلّی دی اور ان سے کچھ دُور جا کر ماریا سے بولا:

"ماریا! میں انہیں ان کے گھر چھوڑ کر ابھی آتا ہوں تم اسی جگہ ٹھہرو۔"

ماریا نے کہا:

"راستے میں تمہیں دوسرے پہرے دار بھی ملیں گے۔ معاملہ گڑبڑ نہ ہو جائے۔ میرا تو خیال ہے کہ ان دونوں بہنوں کو اسی جگہ چھپا دیتے ہیں اور ہم اپنا مشن شروع کرتے ہیں۔"

عنبر ایک لمحے کے لیے سوچ میں پڑ گیا۔ پھر بولا:

"یہ لڑکیاں یہاں گھبرا جائیں گی۔ کوئی پہرے دار اِدھر آ گیا تو انہیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔ تم یہاں ٹھہرو میں انہیں گھر چھوڑ کر ابھی واپس آ جاؤں گا۔"

ماریا نے عنبر کو ایک بار پھر منع کیا لیکن عنبر نہ مانا اور دونوں بہنوں کو ساتھ لے کر شاہی محل کے باغ سے نکل کر شہر کی طرف چلا۔ شہر سنسان تھا۔

گلیاں اور بازار خالی پڑے تھے۔ کہیں کہیں مکانوں میں روشنی ہو رہی تھی۔ عنبر دونوں بہنوں کو لے کر جلدی جلدی ان کی گلی میں داخل ہوا۔ بڑی لڑکی نے کہا:

"وہ کونے والا مکان ہمارا ہے۔"

عنبر نے جلدی جلدی دونوں لڑکیوں کو ان کے مکان میں پہنچا کر تاکید کی کہ اندر سے دروازہ بند کر لیں اور واپس مڑا۔ اسے ماریا کے پاس جلدی پہنچنا تھا۔ سنسان شہر کی تنگ گلی میں سے نکل کر وہ بازار میں آیا تو اچانک نیلی روشنیاں بکھیرتی ایک موٹر گاڑی جو اوپر سے بند تھی اس کی طرف آئی۔ عنبر نے پہرے داروں کا لباس پہن رکھا تھا اس لیے اسے کوئی زیادہ خطرہ نہیں تھا۔ پھر بھی وہ ہوشیار ہو گیا۔

گاڑی ایک دم سے اس کے پاس آ کر رُکی۔ دو خلائی زرد پوش سپاہی باہر نکل آئے۔

"تمہاری ڈیوٹی شاہی محل میں ہے تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

عنبر نے یونہی بہانہ بنایا تو خلائی سپاہی نے کڑک کر کہا:

"آج رات کا کوڈ نمبر بتاؤ۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہی مصیبت پھر عنبر کے سامنے تھی۔

عنبر نے کہا:

"کوڈ نمبر میں بھول گیا ہوں۔"

"کوڈ نمبر بھول گئے ہو؟ کون ہو تم؟ خلائی سپاہی گرجا۔

عنبر نے فائر کر دیا۔ ایک خلائی سپاہی اچھل کر فضا میں بلند ہوا اور شعلوں میں بھڑکتا ہوا بھسم ہو گیا۔ وہ دوسرا فائر کرنے ہی والا تھا کہ بند گاڑی کی گن میں سے نیلی شعاع کا فائر اس پر گرا۔

یہ شعاع عنبر کو ہلاک تو نہ کر سکی لیکن اس نے اسے اپنی جگہ پر پتھر کر دیا۔ عنبر نے اپنے ہاتھ پاؤں ہلانے چاہے مگر وہ نہ ہلا سکا۔ خلائی سپاہی بھی اسے تعجب سے دیکھنے لگے:

"اس پر شعاع کا الٹا اثر ہوا ہے۔ یہ کسی دوسرے سیارے سے آیا ہے۔ یہ ہمارا دشمن ہے۔"

دوسرا سپاہی بولا:

"اس کے ساتھ وہی سلوک کرو جو ہمارے قانون میں لکھا ہے۔ اسے خلا میں چھوڑ دو۔"

"چلو۔ اسے اٹھا کر گاڑی میں ڈالو۔"

تین سپاہیوں نے عنبر کو ایک پتھر کے ستون کی

طرح اٹھا کر بند گاڑی میں ڈال دیا۔ گاڑی بجلی ایسی تیزی کے ساتھ شہر کے کونے پر واقع ایک لانچنگ پیڈ پر آ گئی۔ یہاں ایک راکٹ آسمان کی طرف منہ اٹھائے کھڑا تھا۔ اس راکٹ کے منہ پر ایک تقریباً پندرہ فٹ چوڑا اور دس فٹ لمبا چوکور کمرہ فٹ تھا۔ راکٹ کی سیڑھی کے ذریعے عنبر کو اس کمرے میں لے جا کر بند کر دیا گیا۔ کمرے کا لاک آٹو میٹک تھا۔ وہ بند ہو گیا۔

خلائی سپاہیوں نے راکٹ فائر کر دیا۔

گیس کا ایک بادل اٹھا اور راکٹ فضا میں بلند ہونے لگا۔ دیکھتے دیکھتے راکٹ فضا میں دُور۔ بہت دُور نکل گیا۔

ایک سپاہی نے کہا:

"جو بھی سیارہ قریب ہو گا وہ اسے اپنی طرف کھینچ لے گا۔ پھر راکٹ الگ ہو جائے گا اور خلائی کمرہ اس سیارے کے گرد قیامت تک گردش کرتا رہے گا۔"

سپاہی قہقہے لگا کر ہنسنے لگے اور پھر گاڑی میں بیٹھ کر واپس چلے گئے۔

یہ سب کچھ چند لمحوں کے اندر اندر ہی ہو گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا شاہی خواب گاہ کے دروازے پر کھڑی عنبر کی واپسی کا انتظار کر رہی تھی۔ جب کافی دیر گزر گئی اور عنبر واپس نہ آیا تو وہ سمجھ گئی کہ ضرور عنبر کے ساتھ کوئی انہونی بات ہو گئی ہے۔

وہ شاہی محل سے نکلی اور سیدھی شہر میں آ گئی۔ شہر کی آخری گلی میں پہنچ کر وہ کونے والے مکان کے اندر داخل ہو گئی۔ اس نے دیکھا کہ وہ دونوں لڑکیاں ایک پلنگ پر لیٹی تھیں اور ان کی ماں پاس بیٹھی انہیں محبت سے دیکھ رہی تھی۔

ماریا نے اس عورت سے کہا:

"میں ماریا ہوں۔ تم مجھے دیکھ نہیں سکو گی مگر میں نے اور میرے بھائی نے ہی تمہاری بچیوں کو ظالم شاطو کے ظلم سے نجات دلائی ہے۔"

وہ عورت تو ہکی بکی ہو کر کمرے میں تکنے لگی:

"تم۔ تم کوئی بھوت پریت ہو؟"

ماریا نے کہا:

"نہیں۔ میں ایک ایسے سیارے کی مخلوق ہوں جو نظر نہیں آتی۔ تم ان لڑکیوں کو جگا کر پوچھو کہ میرا بھائی ان کو چھوڑ کر کدھر گیا تھا؟"

عورت نے اسی وقت اپنی دونوں بیٹیوں کو جگا دیا۔ انہوں نے ماریا کو بتایا کہ اس کا بھائی انہیں مکان میں داخل کر کے چلا گیا تھا۔ ماریا نے ان سے بہت پوچھ گچھ کی لیکن وہ یہی کہتی رہیں کہ عنبر انہیں مکان پر چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ اس سے زیادہ انہیں کچھ معلوم بھی نہیں تھا۔

ماریا خاموشی سے باہر آ گئی۔

اس نے گلی میں ہر جگہ غور سے دیکھا۔ پھر بازار میں آ گئی۔ یہاں چاروں طرف سناٹا اور خاموشی چھائی تھی۔ عنبر کا کچھ پتہ نہیں تھا۔ اس کی خوشبو بھی کسی طرف سے نہیں آ رہی تھی۔ وہ پریشان ہو کر واپس ناگ تھیوسانگ اور کیٹی کے پاس گئی اور سارا ماجرا کہہ سنایا:

کیٹی اور تھیوسانگ بھی پریشان ہو گئے کہ آخر عنبر کہاں گم ہو گیا۔ ناگ زبان سے تو کچھ نہیں بول سکتا تھا مگر اس نے سن لیا تھا کہ عنبر کہیں کھو گیا ہے۔ اس کو بھی بہت فکر ہوئی۔

کیٹی نے کہا:

"اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھیوسانگ بولا: "عنبر کے پاس غیر معمولی طاقت ہے۔ اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اگر کسی عارضی حادثے کی وجہ سے وہ ادھر اُدھر ہو بھی گیا ہے تو مجھے یقین ہے کہ وہ بہت جلد واپس آ جائے گا۔ اس لیے میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنے مشن کو جاری رکھنا چاہیے ہمیں شنکالی اور اس کے باپ کو بچانا ہو گا۔"

کیٹی نے بھی تھیوسانگ کی رائے کی تائید کی۔

ماریا بھی راضی ہو گئی۔ اس بار ماریا تھیوسانگ اور کیٹی سب مل کر شاہی محل کی طرف چلے۔ ایک پہریدار کے ہلاک ہو جانے سے وہاں گارڈز کی نفری زیادہ ہو گئی تھی۔ ماریا اپنے دوستوں کو لے کر محل کے پچھواڑے آ گئی۔ یہاں بھی دو پہرے دار موجود تھے۔ ماریا نے سرگوشی کی۔ "تم دونوں یہاں ٹھہرو۔ میں ان کی خبر لیتی ہوں۔"

ناگ کے عقاب کو کیٹی نے اٹھا رکھا تھا۔

ماریا دونوں پہرے داروں کے پاس گئی اور سب سے پہلے ان کی خلائی گنیں چھین کر غائب کر دیں۔ پہرے دار حیران ہو کر ایک دوسرے کو تکنے لگے،

"یہ۔۔۔ یہ ہماری گنیں کس نے چھینی ہیں؟"

"مجھے خود نہیں پتہ۔ کسی نے ہاتھ مارا تھا۔"

سپاہی پہرے دار آپس میں باتیں کرنے لگے۔

ماریا نے ایک گن سے باری باری دونوں پر فائر کر دیا۔ دونوں پہرے دار بھڑک کر بھسم ہو گئے۔ ماریا نے ایک خلائی گن تھیوسانگ اور دوسری کیٹی کو دے کر کہا:

"میرے ساتھ آؤ۔"

وہ شاہی محل کے برآمدے سے گذر کر وزیر شاطو کی خواب گاہ میں آ گئی۔ خواب گاہ کا دروازہ کھلا تھا۔ وہ ابھی تک گہری نیند سو رہا تھا۔

ماریا نے تھیوسانگ سے کہا:

"تم اپنی کرامت دکھاؤ تھیوسانگ، یہ شکار تمہارا ہے۔"

تھیوسانگ نے آگے بڑھ کر ایک آنکھ بند کی اور اپنی انگلی شاطو کے جسم سے لگا دی۔ وزیر شاطو دیکھتے ہی دیکھتے ننھا سا چوہا بن گیا۔ وہ اب جاگ پڑا تھا۔ اور اپنے جسم کو ننھے منے سے جسم میں تبدیل ہوتا دیکھ کر پریشان ہو رہا تھا کہ یہ میرے ساتھ کیا ہو گیا ہے۔ وہ شور مچا رہا تھا مگر چھوٹا سا ہو جانے کی وجہ سے اس کی آواز بھی بہت باریک اور مدھم ہو گئی تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھیوسانگ نے سازشی اور ظالم وزیر کو اپنی ہتھیلی پر رکھ لیا اور کیٹی کے پاس آ گیا۔

بادیا نے کہا:

"اب اس سے پوچھو کہ شکالی اور اس کا باپ اچھال کہاں ہیں؟"

بھیوسانگ نے شاطو وزیر کو دو انگلیوں کے شکنجے میں لے کر پوچھا کہ بتاؤ اصل بادشاہ اچھال اور اس کی بیٹی شکالی کو کہاں قید کر رکھا ہے؟ پہلے تو وزیر شاطو نے کچھ نہ بتایا اور یہی کہتا رہا کہ مجھے کچھ معلوم نہیں لیکن، جب بھیوسانگ نے شکنجے کو ذرا سا کسا تو شاطو کی چیخیں نکل گئیں۔

بھیوسانگ بولا:

"اگر تم نے اچھال اور شکالی کے بارے میں کچھ نہ بتایا تو تمہیں ابھی اسی وقت میں اپنے پاؤں تلے دبا کر کچل دوں گا۔"

بھیوسانگ نے چوہے جتنے وزیر شاطو کو اپنے پاؤں کے نیچے رکھ دیا۔ وہ بوٹ کو دبانے لگا۔

شاطو نے چیخ بلند کر کے کہا:

"میں بتاتا ہوں، میں بتاتا ہوں۔"

وزیر شاطو نے انہیں بتایا کہ بادشاہ اچھال تو دالانگ کی خواب گاہ کے پلنگ کے نیچے تہہ خانے میں پڑا ہے اور شکالی کو بھی شاہی محل کے قید خانے میں ڈال دیا گیا ہے۔ بھیوسانگ نے وزیر شاطو کو بڑا کر دیا اور خلائی گن کی نالی کا رخ اس کی طرف کر کے بولا:

"چلو بادشاہ دالانگ کے سونے کے کمرے کی طرف۔ خبردار اگر تم نے کوئی ایسی ویسی حرکت کی یا ہمیں دھوکہ دینے کی کوشش کی، تو ایک اشارے سے تمہیں پھر چھوٹا کر دوں گا۔"

کیٹی نے کہا:

"ہم بادشاہ کی خواب گاہ کے باہر کھڑے رہیں گے۔"

وزیر شاطو نے دوبارہ اپنے آپ کو پورے قد کا آدمی دیکھ کر اطمینان کا سانس لیا اور سوچا کہ مجھے دالانگ سے کیا لینا ہے۔ انہیں بتائے دیتا ہوں کہ اچھال کہاں قید ہے۔ اس نے بھیوسانگ سے کہا:

"تم لوگ مجھے کچھ نہیں کہو گے نا؟ میں ویسے ہی کروں گا جیسے تم کہو گے۔"

بھیوسانگ نے کہا:

"تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ چلو آگے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وزیر شاطُو بھیوسانگ اور کیٹی کو لے کر بادشاہ والانگ کی شاہی خواب گاہ کے دروازے پر آ گیا۔ کیٹی نے ناگ کا عقاب اُٹھا رکھا تھا۔ انہیں وزیر شاطُو کے ساتھ دیکھ کر پہرے داروں نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ بھیوسانگ کو ماریا نے سرگوشی کی کہ وزیر شاطُو کو اپنے قبضے میں رکھنا۔ میں بادشاہ والانگ کی خوابگاہ میں داخل ہو رہی ہوں۔ بھیوسانگ نے وزیر شاطُو کو خلائی گن کے نشانے میں لے رکھا تھا۔ کیٹی کی خلائی گن کا رُخ بھی وزیر شاطُو کی طرف تھا۔ ماریا مکّار بادشاہ والانگ کی خواب گاہ میں داخل ہو چکی تھی۔

○

○ اس کے بعد کیا ہُوا؟
○ عنبر خلا میں کہاں سے کہاں نکل گیا؟
○ ناگ پھر اپنی اصلی حالت میں کیسے آیا؟
○ ان لوگوں کا اگلا سفر کہاں سے شروع ہُوا؟

ان سوالوں کے جواب "عنبر ناگ ماریا خلا میں" کی اگلی قسط نمبر ۱۰۵ "مُردوں کا سیّارہ" میں پڑھیے گا۔